كلمة الخير

چرچ پر حملہ اور دو مسلمانوں کو زندہ جلانے کا لرزہ خیز واقعہ

حمد و ستائش اس ذات کے لیے جس نے کارخانۂ عالم کو وجود بخشا
اور
درود و سلام اس کے آخری پیغمبر ﷺ پر جنہوں نے حق کا بول بالا کیا۔

۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ (۱۵ مارچ ۲۰۱۵ء) کو لاہور کے علاقے یوحنا آباد میں واقع دو چرچوں میں خودکش دھماکوں کے نتیجے میں دو پولیس اہل کاروں سمیت ۱۷ افراد ہلاک اور ۹۵ زخمی ہو گئے۔ دہشت گردی کے اس افسوسناک سانحہ نے ایک مرتبہ پھر پورے ملک کو صدمہ و غم اور خوف سے دوچار کر دیا ہے، مساجد، مدارس، امام بارگاہیں اور اقلیتوں کے عبادت خانوں سمیت کوئی قابل احترام مقام دہشت گردوں کی دست برد سے محفوظ نہیں رہا۔ اب یہ سوال بے معنی ہو کر رہ گیا ہے کہ دہشت گردوں کا کس مذہب یا مسلک سے تعلق ہے؟ ان سفاک دہشت گردوں کا مسلک مذہب اور عقیدہ صرف دہشت گردی ہے، یہ اسلام اور پاکستان کے دشمنوں کے آلۂ کار بن کر مذہبی شخصیات، عام مسلمانوں، اقلیتوں، قومی املاک اور دفاعی تنصیبات کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ گزشتہ کئی سالوں سے جاری دہشت گردی میں سفاک دہشت گردوں نے ہر مسلک کے افراد و شخصیات کو نشانہ بنایا ہے۔ اقلیتوں کی عبادت گاہوں پر حملے بھی اسی منحوس سلسلہ کی کڑی ہے۔

لاہور میں چرچوں پر ہونے والے خودکش حملوں کی مذمت دیگر سیاسی جماعتوں کے مقابلہ میں مذہبی جماعتوں اور رہنماؤں نے زیادہ شدت سے کی ہے، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان اور ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری نے سانحہ لاہور کو دہشت گردی کی

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

بدترین مثال قرار دیتے ہوئے کہا کہ اقلیتوں کو نشانہ بنانے والے انسان کہلانے کے مستحق نہیں (مسلمان ہونا تو دور کی بات ہے) ایسے عناصر اسلام اور پاکستان کے دشمن ہیں۔

مسلمان ریاست کے غیر مسلم شہریوں کے جان و مال اسی طرح محترم ہیں، جس طرح مسلمانوں کے" **دمائهم کدمائنا و اموالهم کاموالنا** "(اخرجہ الدارقطنی) جو کج فکر لوگ اقلیتوں کو نشانہ بناتے ہیں وہ صرف پاکستان ہی کو عدم استحکام سے دوچار نہیں کررہے، قرآن وسنت کی تعلیمات کی بھی صریح خلاف ورزی کررہے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو ◆ سے آنحضرت ♏ کا ارشاد منقول ہے کہ"**من قتل معاهدا لم يرح رائحة الجنة و ان ريحها يوجد من مسيرة اربعين عاما (اخرجه البخاری)** یعنی جس شخص نے کسی معاہد (ذی مستامن، غیر مسلم شہری) کو بغیر جرم کے قتل کیا ایسا شخص جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے بھی محسوس ہوتی ہے"۔

چرچ میں مارے جانے والے تمام افراد کسی جرم کے بغیر نشانہ بنائے گئے ہیں، شرعی نقطہ نظر سے یہ افراد مظلوم ہیں، حملہ آور اگر مسلمان ہیں تو ان کی نظر سے یہ حدیث اوجھل نہیں ہونی چاہیے تھی"**اتق دعوة المظلوم فانه ليس بينها و بين الله حجاب** (متفق علیہ) کہ مظوم کی بددعا سے بچو، اس لیے کہ اس کی دعا اور خدا تعالیٰ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں (جو دعا اور قبولیت کے درمیان حائل ہو سکے) اس خودکش حملہ میں جو مسلمان اور عیسائی مارے گئے ہیں ان کے خاندان مظلوم ہیں اور مظلوم کی بددعا کافر و فاسق ہونے کے باوجود قبول ہوجاتی ہے۔ حضرت ابوہریرہ ◆ سے روایت ہے کہ"**قال قال رسول الله** ♏ **دعوة المظلوم مستجابة و ان كان فاجرا ففجوره على نفسه و في رواية اخرى: و ان كان كافرا** (مسند احمد) یعنی مظلوم کی دعا قبول کرلی جاتی ہے اگرچہ فاسق یا کافر ہی ہو۔

کفر کے باوجود مظلوم کی بددعا قبول ہونے کا ایک قصہ بخاری شریف میں ام المومنین حضرت عائشہ ◻ سے روایت ہے کہ ایک عرب قبیلہ نے ایک حبشی باندی کو آزاد کیا، انہی دنوں ان کے گھر سے سرخ رنگ کی ایک قیمتی چادر غائب ہوگئی، الزام اسی باندی پر لگا جس پر اسے زدوکوب کیا گیا، اس مظلومہ نے اس حالت میں اللہ تعالیٰ سے اپنی براءت کی دعا کہ اچانک ایک چیل نے وہ چادر لا کران کے گھر میں ڈال دی (جسے وہ سرخ رنگ کی وجہ سے گوشت سمجھ کر لے گئی تھی) اس باندی نے یہ واقعہ حضرت عائشہ صدیقہ ◻ کو اپنے

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

not found.

مسلمان ہونے کے بعد سنایا۔شارحین نے لکھا ہے کہ " **فکان ھذا الدعاء منھا قبل ان تسلم و تذھب الی المدینۃ و قد اجابہ اللّٰہ لھا و ھی علی کفرھا و ما ھذا الا لانھا مظلومۃ** '' کہ یہ واقعہ اس کے مسلمان ہونے اور مدینہ منورہ جانے سے پہلے کا ہے اور کفر کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا اس لیے قبول فرمائی کہ وہ مظلومہ تھی اور مظلوم کی دعا رد نہیں کی جاتی۔

یہ اس سانحہ کا ایک پہلو ہے، دوسرا پہلو اس سانحہ پر ہونے والا احتجاج ہے، اس طرح کے سانحات پر، پُر امن احتجاج متاثرہ افراد کا حق ہے، مگر احتجاج اور اشتعال انگیزی و تخریب کاری میں واضح فرق ہے، اس سانحہ کے بعد دو دن تک مسیحی برادری نے جو کچھ کیا وہ بھی ظلم و سفاکیت میں پہلے سانحہ سے کم نہیں۔ مشتعل مسیحی مظاہرین نے سرکاری و نجی عمارات، میٹرو بس ٹرمینل اور دیگر املاک اور دکانوں کو شدید نقصان پہنچایا، پولیس حکام سے گالی گلوچ کی اور انہیں یرغمال بنالیا، تین پولیس اہل کاروں کو دکان میں بند کر کے مار مار کر ادھ موا کر دیا اور سب سے بڑا ظلم یہ کیا کہ جائے وقوعہ پر موجود دو افراد کو کسی ثبوت کے بغیر دہشت گرد قرار دے کر بہیمانہ تشدد کا نشانہ بنایا، پولیس اہل کاروں نے دونوں افراد کو بچانے کی کوشش کی تو مشتعل افراد نے انہیں پولیس سے چھین لیا اور پھر دونوں کو برہنہ کرنے کے بعد پیٹرول چھڑک کر زندہ جلا دیا (نوائے وقت ۱۶ مارچ ۲۰۱۵ء)

مسیحی برادری کے جو افراد خودکش حملے میں مارے گئے ان کے خاندان ہمدردی کے مستحق ہیں مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ قانون کو ہاتھ میں لے کر اور زندہ انسانوں کو جلا کر انسانیت کی دھجیاں بکھیرتے پھریں۔

اسلام میں کسی کو جلانے کی سزا نہیں دی جا سکتی، چاہے مسلمان ہو یا غیر مسلم اور چاہے کتنا ہی بڑا مجرم کیوں نہ ہو، انسان تو کیا جانوروں کو بھی جلانے کی ممانعت ہے، قرآن مجید میں حضرت سلیمان ◆ کے واقعہ میں چیونٹیوں کے جلانے کا ذکر آیا ہے اس سلسلہ میں مفسرین ◆ نے لکھا ہے کہ ممکن ہے کہ پہلی شریعتوں میں اس کی اجازت رہی ہو لیکن شریعت اسلامی میں کسی حیوان کو بھی آگ میں جلانے کی سزا دینا درست نہیں (دیکھیے الجامع لاحکام القرآن ص ۱۱۶، ج ۱۳)

آنحضرت ﷺ نے عین جہاد میں بھی اس بات کی اجازت نہیں دی کہ کسی دشمن کو آگ میں جلانے کی سزا دی جائے، حضرت ابو ہریرہ ◆ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ ایک مہم پر روانہ ہوتے وقت ہمیں فلاں فلاں شخص کے جلانے کا حکم دیا تھا، مگر روانگی سے پہلے ہی دوبارہ فرمایا کہ میں نے یہ حکم دیا تھا لیکن آگ سے عذاب دینا صرف اللہ ہی کا حق ہے، اس لیے ایسا نہ کرنا۔ (بخاری کتاب الجہاد)

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

مسیحی مظاہرین کے ہاتھوں زندہ جلائے جانے والے دونوں افراد کی شناخت ہوگئی ہے، دونوں بے گناہ ہیں اور دونوں کا دہشت گردی سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں ان میں ایک سرگودھا کا بابر نعمان ہے جو گارمنٹس کی فیکٹری میں کام کرتا تھا اور کام کے سلسلہ میں لاہور آیا ہوا تھا دوسرے کا نام حافظ محمد نعیم ہے اور اس کی یوحنا آباد میں شیشے کی دوکان تھی، مشتعل مسیحی مظاہرین نے جب محمد نعیم کو پکڑ کر گھسیٹنا شروع کیا تو دکانداروں نے کہا کہ یہ دکاندار ہے ہم اسے اچھی طرح جانتے ہیں اس پر مظاہرین نے کہا یہ داڑھی والا ہے، اسے پکڑو، جس کے بعد اسے تشدد کر کے زندہ جلا دیا گیا۔ محمد نعیم کے ساتھی دکانداروں کا کہنا ہے کہ وہ پرہیز گار نمازی نوجوان تھا، اگر پانچ وقت کی نماز پڑھنا دہشت گردی ہے تو ہم سب دہشت گرد ہیں۔

مسیحی برادری کو صدمے کے اس موقع پر یہ حقیقت پیش نظر رکھنی چاہیے کہ دہشت گردی کا نشانہ صرف وہی نہیں بنے مسلمانوں کی مساجد، مدارس، عبادت گاہوں اور تعلیمی اداروں میں بھی بدترین دہشت گردی کے واقعات ہو چکے ہیں۔

یوحنا آباد کے گرجا گھروں میں دھماکے بھی اسی دہشت گردی کا تسلسل ہیں، لہٰذا اسے صرف مسیحی برادری پر حملے قرار دے کر مذہبی رنگ دینا اور مسلمانوں پر حملے کرنا قطعی ناروا ہے۔ یہ کسی ایک مذہب کے لوگوں کا دوسرے مذہب کے لوگوں پر حملہ نہیں بلکہ خالصتاً دہشت گردی کی کارروائی ہے۔ صدر، وزیر اعظم، سیاسی و مذہبی قائدین سب نے اس سانحہ کی شدید مذمت کی ہے جب کہ حکومت پنجاب نے ہلاک شدگان کے ورثاء کو پانچ پانچ لاکھ روپے فی کس اور زخمیوں کو پچاس ہزار روپے کے حساب سے ادائیگی کا اعلان کیا ہے۔

یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ حکومت اور عوام کا کوئی طبقہ دہشت گردی کو مسلم اور غیر مسلم نقطہ نظر سے نہیں دیکھتا۔ لہٰذا اس سانحہ کے بعد مسیحی مظاہرین کا دو بے گناہ مسلمانوں کو پکڑنا، ان پر بہیمانہ تشدد کرنا، سرعام پیٹرول چھڑک کر انہیں زندہ جلانا، انہیں لٹکا کر جوتے برسانا انتہائی سفاکیت، وحشیانہ حرکت اور انسانیت کے لیے باعث عار اور ناقابل معافی جرم ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھی اس کا سختی سے نوٹس لینا چاہیے، ان مظلوم خاندانوں کے لیے بھی امداد کا اعلان کرنا چاہیے اور دو بے گناہ مسلمانوں کو وحشیانہ انداز میں ہلاک کرنے اور قانون کو ہاتھ میں لینے والوں کو کیفر دار تک پہنچانا چاہیے۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

حکیم الامت ،مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی ؒ نے فرمایا

ملفوظات حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

مرسلہ حضرت مولانا منظور احمد صاحب استاذ جامعہ المدارس ملتان

گزشتہ سے پیوستہ:

بات یہ ہے کہ جن بزرگوں کی آنکھیں دیکھی ہیں، یہ سب ان کی برکت ہے،ان حضرات کو اس ہی طرز پر دیکھا ہے، وہی باتیں پسند ہیں، میرا اس میں کوئی کمال نہیں،انہیں حضرات کی صحبت کی برکت ہے اور اس کا یہ اثر ہے:

گلے خوشبوئے در حمام روزے رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری کہ از بوئے دل آویز تو مستم
بگفتا من گل نا چیز بودم و لیکن مدتے با گل نشستم
جمال ہمنشین در من اثر کرد و گر نہ من ہماں خاکم کہ ہستم

ترجمہ: ایک روز ایک خوشبودار مٹی ایک حمام میں ایک محبوب کے ہاتھ سے مجھ کو ملی، میں نے اس مٹی سے کہا کہ تو مشک ہے یا عنبر ہے کہ تیری دل بسانے والی خوشبو سے میں مست ہو گیا،مٹی نے کہا کہ میں تو ناچیز مٹی ہی تھی مگر ایک عرصہ تک پھولوں میں رہی ہوں، لہٰذا ہمنشین خوشبو نے مجھ میں اثر کر دیا ہے۔ ورنہ میں تو وہی خاک ہوں جو پہلے تھی۔

اس مقام پر ایک اور بات سمجھنے کی ہے وہ یہ کہ میں نے جو کہا ہے کہ یہ سب بزرگوں کی برکت ہے،سو چھوٹوں کو تو یہی سمجھنا چاہیے مگر بزرگوں کو یہ ناز نہ ہونا چاہیے کہ یہ ہماری ہی سب برکتیں ہیں، ان کو سمجھ لینا چاہیے کہ کبھی چھوٹوں کی بھی برکت ہوتی ہے۔ ایک مرتبہ مجھ کو مہمان ہونے کی حالت میں ایک صاحب جاہ و مال کے پاس شب کو سونے کا اتفاق ہوا، اسی روز جماعت تو بڑی چیز ہے، نماز فجر میں احتمال ہوا کہ ادا ہوئی یا کہ قضا ہو گئی۔ اس روز چھوٹوں کی برکت محسوس ہوئی کہ جن کو ہم اپنا چھوٹا سمجھتے ہیں، ان ہی میں ملے جلے رہنے کی یہ برکت ہے کہ نماز بھی وقت پر میسر ہو جاتی ہے، مجھے تو چھوٹوں کی برکت آنکھوں سے نظر آتی ہے تو وہ ضابطہ سے چھوٹے ہیں، ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑے ہوں۔

ملفوظ: ایک سلسلۂ گفتگو میں فرمایا کہ ایک تو ہے عدم قصد ایذاء، اور ایک ہے قصد عدم ایذاء، لوگوں میں عدم قصد ایذاء تو متحقق ہے مگر قصد عدم ایذاء نہیں اس سے ایذاء ہوتی ہے جس کی وجہ محض بے فکری ہے، کیا کہوں میں تو دل سے چاہتا ہوں کہ سب درست ہو جائیں، اس وجہ سے کبھی درشت بھی ہو جاتا ہوں جس میں نیت وہی درستی کی ہوتی ہے۔ (جاری ہے) (الافاضات الیومیہ ص ۷۶)

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

افادات شیخ العرب والعجم

حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس اللہ سرہ

مرسلہ حضرت مولانا منظور احمد صاحب (استاذ الحدیث جامعہ خیر المدارس، ملتان)
بحوالہ معارف مدنی ؒ

گھر میں شریعت کی پابندی کا لحاظ:

ہر طبقہ کی خواتین ہر قسم کی درخواستیں اور اپنی پریشانیاں گوش گزار نے کرنے کے لیے حاضر ہوتی تھیں۔ حضرت ؒ عموماً اہل خانہ کے واسطے سے درخواستیں سنتے اور جوابات، دعائیں، مشورے اور تعویذات مرحمت فرماتے اور براہ راست پند و نصائح اور مشوروں سے مستفید فرماتے، خواتین کو بیعت کرنے کا طریقہ یہ تھا کہ ایک لمبا کپڑا عمامہ وغیرہ کا ایک سرا خود پکڑتے اور دوسرا سرا پس پردہ سے خاتون پکڑتیں پھر کلمات بیعت تلقین فرماتے۔ گاؤں کی خواتین کبھی کبھی اہلِ خانہ سے نظریں بچاتے ہوئے مطالعہ گاہ پہنچ جاتیں اور سامنے کھڑی ہو جاتیں، ایسی صورت میں حضرت بہت پریشان اور سراسیمہ ہو کر اپنا رخ دوسری جانب پھیر لیتے اور ملازم لڑکے صاحبزادیوں یا دادی صاحبہ کو آواز دیتے تھے جو فوراً منشاء سمجھ جاتیں اور فوراً یہ صورت ختم ہو جاتی۔ گھر میں شریعت کی پابندی کا لحاظ رکھتے اور سب ہی افراد خاندان کو تاکید بلکہ ضرورت کے وقت تنبیہ فرماتے رہتے۔ اس باب میں کسی کی ادنیٰ رعایت بھی ملحوظ نہ تھی۔ میری ہمشیرہ عزیزہ صفیہ خاتون کے شوہر ضیاء الحسن صاحب فاروقی لکچرار جامعہ ملیہ کالج جو آج کل ڈاکٹریٹ کے لیے ''کینیڈا'' گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے شادی کے بعد داڑھی صاف کرادی۔ رشتہ نازک اور حضرت فی الجملہ ہمشیرہ مذکورہ کی خاطر بھی عزیز رکھتے تھے اس کے باوجود موصوف سے خفا ہو گئے اور جب انہوں نے داڑھی رکھ لینے کا وعدہ کیا تو خوش ہوئے اور دعا کرنے کا وعدہ کیا۔ (مولانا فرید الوحیدی)

تعظیماً کھڑے ہونے پر ناراضگی:

حضرت ؒ گھر کے افراد سے کبھی اپنے کام کے لیے نہ فرماتے۔ بدن دبوانے سر پر تیل لگوانے یا گرمیوں میں پنکھا جھلنے اور سخت سے سخت گرمی میں بجلی کا پنکھا کھولنے کی کبھی فرمائش نہیں کی۔ از خود اگر کوئی خدمت کے لیے حاضر ہوتا تو منع فرما دیتے مگر اصرار پر اجازت مرحمت فرما دیتے تھے۔ پڑھے لکھے حضرات اگر پنکھا جھلنے کے لیے اصرار کرتے تو منع کرتے ہوئے فرماتے: ''کیا حضور ﷺ سے کبھی پنکھا جھلوانا ثابت ہے؟'' جب کبھی آپ کی تشریف آوری ہوئی تو اس وقت تشریف نہ رکھتے جب تک کہ ایک ایک (فرد اپنی جگہ پر نہ بیٹھ جاتا۔ اگر کھڑے ہونے والے علماء اور طلباء ہوتے تو یہ حدیث پڑھتے تھے ''لا تقوموا لی کما یقوم الاعاجم لکبرائھم'' (از حضرت شیخ الاسلام ؒ کے حیرت انگیز واقعات ص ۷۳)

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

نظم ۹

ہیں بے آب دریا مدارس کے دشمن

مولانا محمد اکرام القادری صاحب (خانیوال)

کریں شور و غوغا مدارس کے دشمن — بہت ہوں گے رسوا مدارس کے دشمن
انہیں دین سے کوئی رغبت نہیں ہے — ہیں طالب دنیا مدارس کے دشمن
خود اپنے مرض کی خبر ہی نہیں ہے — بنے ہیں مسیحا مدارس کے دشمن
انہیں ملک و ملت سے کیا واسطہ ہے — ہیں مدہوشِ صہبا مدارس کے دشمن
غلامانِ ختم الرسل ﷺ سے ہے نفرت — فرنگی پہ شیدا مدارس کے دشمن
بنیں گے نہیں تا قیام قیامت — مدارس کے آقا مدارس کے دشمن
نہ رغبت حدیثِ رسول ﷺ امیں سے — نہ قرآن شناسا مدارس کے دشمن
خرد سے مبرّا عمل سے ہیں عاری — ہیں باتوں کے رسیا مدارس کے دشمن
بڑے پارسائی کے دعوے ہیں لیکن — ہیں عصیاں سراپا مدارس کے دشمن
سمجھتے اگر یہ تو کیوں خوار ہوتے — اندھیرا اجالا مدارس کے دشمن
مدارس سے اٹھے بڑے علم والے — ہیں بے آب دریا مدارس کے دشمن
اشاروں پہ طاغوت کے گامزن ہیں — فہم سے معرّا مدارس کے دشمن
عجب خیر خواہی کی باتیں ہیں لیکن — ہیں سانپ آستیں کا مدارس کے دشمن
فرنگی اشاروں پہ کرتے ہیں اکرام — سوالات بے جا مدارس کے دشمن

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

دعاؤں کا اہتمام فرمائیں

الحمدللہ! پاک وہند میں مدارس عربیہ اسلامیہ ڈیڑھ صدی سے کتاب وسنت کی اشاعت کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں، اسی کا اثر ہے کہ آج دین اپنی اصلی شکل میں محفوظ ہے۔انہی مدارس وجامعات نے مسلمانوں کی ہر دینی ضرورت پوری کی۔آج کل ذرائع ابلاغ میں مدارس کے خلاف منفی پروپیگنڈا اور اسی طرح کچھ ناعاقبت اندیشانہ حکومتی اقدامات ہورہے ہیں، ان کے ازالہ کے لیے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی قیادت ہر سطح پر اپنا اثرورسوخ استعمال کررہی ہے۔ان حالات میں ''وفاق المدارس'' کی جانب سے جو ہدایات دی جائیں ان پر عمل جس طرح ضروری ہے اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ ہمارا رجوع الی اللہ اور دعاؤں کا اہتمام پہلے سے زیادہ ہوجائے۔مثلاً نماز فجر کے بعد طلبۂ کرام سورۂ یٰسٓ شریف پڑھ کر اور گاہ بگاہ سوالاکھ مرتبہ آیت کریمہ پڑھ کر مدارس کے تحفظ اور ملکی سلامتی کے لیے اہتمام سے دعا کریں۔اسی طرح انفرادی طور پر بھی اہتمامِ دعا ہونا چاہیے،ان شاءاللہ نصرت الٰہی شامل حال ہوگی۔

اسی طرح ہر نماز کے بعد ۱۱ مرتبہ'' **اللّٰھم انا نجعلک فی نحورھم و نعوذبک من شرورھم** ''اس تصور کے ساتھ پڑھیں کہ اللہ تعالیٰ اسلام، پاکستان اور مدارس کے دشمنوں کو ان کے عزائم میں ناکام فرمائیں۔

الداعی الی الخیر: (مولانا) محمد حنیف جالندھری۔ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

تقریر صحیح بخاری شریف
قسط (۷)

عارف باللہ استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری نور اللہ مرقدہ

بانئ جامعہ خیر المدارس

ضبط و ترتیب: مولانا قاری محمود احمد صاحب مدظلہم (مدرس جامعہ ہذا)

تراجم بخاری

اقسام تراجم:

کل تراجم کی چار قسم ہیں (۱) تراجم غیر مجردہ (۲) تراجم مجردہ غیر محضہ (۳) تراجم مجردہ محضہ صوریہ (۴) تراجم مجردہ محضہ حقیقیہ۔

تعریف (قسم اول): تراجم غیر مجردہ: دوقسم پر ہیں (۱) باب: اس کے بعد ترجمہ مذکور ہوگا اور حدیث مسند مذکور ہے (۲) باب بلا ترجمہ اور حدیث مسند اس کے بعد مذکور ہوگی جیسے ص ۷ پر ہے "باب حدثنا ابو الیمان الخ" اس کی وجہ تین ہیں (۱) اس کا ربط ہے پہلے باب کے ساتھ (۲) تمرین الطلبہ و الاساتذۃ کہ اس حدیث کو دیکھ کر خود سمجھو کہ کونسا ترجمہ ہے (۳) تکثیر فوائد: اگر ترجمہ ذکر کر دیتے تو معلوم ہوتا کہ اس حدیث سے یہی فائدہ نکلا (۱)

(فائدہ عظیمہ): باب کے بعد ترجمہ بھی ذکر ہو اور حدیث مسند بھی، اس میں اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ اس ترجمہ پر حدیث دلیل ہے۔ دلیل ہونا اس کا تین طرح پر ہے کہ (۱) انہی الفاظ کے ساتھ دلیل ہے (۲) ان الفاظ مذکور کے ساتھ نہیں بلکہ جو الفاظ مذکور ہیں دوسری جگہ (۳) جو دوسری کتابوں میں آئی ہے اور ذکر کیوں نہ کی، اس واسطے کہ وہ اس کی شرط کے موافق نہ تھی۔

تعریف قسم دوم: تراجم مجردہ غیر محضہ: جس کے بعد حدیث مسند مذکور نہ ہو اور باب کے تحت کوئی آیت ہو یا کوئی قولِ مرفوع یا سلف صالحین کا قول ہو۔

حدیث اس واسطے ذکر نہ کی کہ شرط کے موافق نہ تھی، جیسے بخاری ص ۱۴، ج ا پر "باب فضل العلم و قول اللہ عزوجل یرفع اللہ الذین آمنوا منکم و الذین اوتوا العلم درجت و اللہ بما تعملون خبیر و قولہ رب زدنی علما" یہاں آیت دلیل بن گئی۔

---

(۱): اب باب بلا ترجمہ لا کر اشارہ ہے کہ اس حدیث کے مسائل ایک مسئلہ میں منحصر نہیں بلکہ تعمیم ہے (از بیاض خلیل ؒ مفہوما)

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

تیسری قسم: تراجم مجردہ محضہ صوریہ، اس میں باب کے بعد ترجمہ نہیں بلکہ آگے آیت ہے، یہاں آیت ہی کو ترجمہ قرار دیا، خود ہی مضمون ہے اور وہی خود دلیل ہے، حدیث مذکور نہیں، یا تو تکرار کی وجہ سے یا تشحیذ اذہان کی وجہ سے، یا بوجہ عدم وجدان کے، جیسے ص ۴۶۵، ج ا پر "**باب قوله عزوجل و اذ صرفنا الیک نفرا من الجن الی قوله فی ضلٰل مبین**"

چوتھی قسم تراجم مجردہ محضہ حقیقیہ: ترجمہ اپنی عبارت میں ذکر ہوگا، کوئی دلیل نہیں ہوگی، نہ حدیث مسند، نہ آیت، نہ حدیث غیر مسند، نہ قول سلف مثال ص ۱۳۷ ج ا۔ "**باب انتقام الرب عزوجل من خلقه بالقحط اذا انتهک محارمهٗ**"

(فائدہ عظیمہ) تکرار کی حقیقت:

اس میں (بخاری میں) حقیقۃ تکرار نہیں ہے حقیقۃ تکرار یہ ہوتا ہے کہ ترجمہ اور حدیث سے جو پہلی غرض تھی، وہی غرض اب بھی ہو، غرضیں مختلف ہوتی ہیں۔

دوسری بات یہ کہ ترجمۃ الباب دعوی ہوتا ہے اور حدیث مذکور اس کے بعد دلیل ہوتی ہے۔ تیسری بات ترجمۃ الباب مقید اور حدیث مذکور مطلق ہوتی ہے، اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ یہ حدیث مقید ہے۔ چوتھی بات ترجمۃ الباب مفصل اور حدیث مجمل ہوتی ہے، اس سے مقصود یہ ہے کہ اس حدیث کی تفصیل وہی ہے جو ترجمہ کی ہے۔ پانچویں بات اور کبھی ترجمۃ الباب نہیں ہوگا اور حدیث مذکور ہوگی اس سے امتحان مقصود ہوتا ہے کہ تم سوچ لو۔ چھٹی بات بات کبھی اس کے برعکس ہوتا ہے اصل مقصود طریق استنباط ہے۔ ساتویں بات کبھی ترجمۃ الباب ذکر کرتے ہیں اور اس میں معنی مطابقی مراد ہوتے ہیں اور کبھی اس سے معنی التزامی اور کبھی غیر ظاہر معنی مراد ہوتے ہیں، جب تک تراجم سے مصنف کی غرض معلوم نہ ہو، حدیث اس پر منطبق نہیں ہوسکتی

ترتیب الکتب:

اس میں دو بحثیں ہیں۔

پہلی بحث: اسناد اگر صحیح ہو تو حدیث صحیح ہے، ورنہ ضعیف۔

دوسری بحث: ہر کتاب کی ابتداء کتاب الطہارۃ سے کی، اس واسطے کہ یہ مقدمہ ہے صلوۃ کا اور قیامت میں سب سے پہلے صلوۃ کا سوال ہوگا اور قیامت کا مقدمہ ہے قبر، قبر میں سوال ہوگا طہارۃ کا، جیسے ترمذی، ابوداؤد، نسائی۔

بعضوں نے کہا کہ سنت وبدعت کا بیان پہلے ہونا چاہیے، ان میں جب تک تمیز نہیں کرے گا تو بدعت سے پرہیز نہ کرے گا، جیسے ابن ماجہ اور امام مالک رحمہ اللہ وقت کو پہلے لائے ہیں، کیونکہ اصل مقصود ہے نماز، اور

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

وقت موقوف علیہ ہے، جیسے مؤطین۔

اور بخاری ♋ کتاب الوحی کو پہلے لائے، کیونکہ تمام شریعت موقوف ہے وحی پر، وحی کی عظمت سے شریعت کی عظمت ہوگی اور وحی کے صدق وعصمت سے شریعت کی صدق وعصمت ہوگی۔

اور مولانا انور شاہ ♋ نے فرمایا کہ بندہ کا سب سے پہلے تعلق باللہ جو ہوتا ہے وہ وحی کے ساتھ ہوتا ہے، پھر علم سے، پھر عمل سے، بخاری میں اسی طرح ہے، تو بعض نے عمل کی طرف توجہ کی، اس واسطے کہ ایمان تو مؤمن میں موجود ہے اور بعض کہا کہ اگر ایمان مقدم نہ ہو تو عمل معتبر نہیں جیسے شیخین ▭۔

پھر اعمال تین قسم پر ہیں 🗁 عبادۃ محضہ جیسے صلوۃ 🗎 معاملہ محضہ جیسے بیع اور ▤ مرکب ان دونوں سے، جیسے نکاح تو عبادت محضہ کا درجہ زیادہ ہے اس واسطے کہ اس کا فائدہ آخرت میں ظاہر ہوگا اور حقوق اللہ بھی ہے بخلاف معاملہ محضہ کے کہ اس میں دنیا کا فائدہ ہے۔

پھر عبادت محضہ تین قسم پر ہے 🗁 بدنیہ جیسے صلوۃ 🗎 مالیہ جیسے زکوۃ ▤ مرکب جیسے حج، تو صلوۃ افضل ہے اس واسطے کہ کثیر الوقوع ہے اور نماز کا مقدمہ ہے طہارۃ۔

اور ابن ماجہ نے صحابہ ⊠ کی تعریف پہلے لی، اس واسطے کہ اگر صحابی سچے ہیں تو دین بھی سچا ورنہ نہیں 🗁

....

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

🗁 تسمیہ میں اختلاف ہے کہ یہ بسم اللہ جزء قرآن ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کسی خاص سورت کا جزء ہے یا نہیں؟ اس بارے میں تین مذہب ہیں۔

🗁 پہلا مذہب: امام مالک ♋ کا ہے، وہ کہتے ہیں کہ یہ قرآن کا جزء نہیں، یہ فصل کے لیے نازل ہوئی، سوائے سورۃ نمل کے، یہ جزء ہے بالاتفاق۔ 🗎 دوسرا مذہب: امام ابوحنیفہ ♋ کا ہے کہ بسم اللہ جزء قرآن ہے مگر کسی خاص سورت کا نہیں، مستقل ایک آیت ہے (قرآن کی) تو جو آدمی قرآن ختم کرے وہ ایک دفعہ پڑھے۔ ▤ قول شافعیہ: بسم اللہ سورۂ فاتحہ اور ہر ہر سورۃ کا جزء ہے اور ایک روایت امام شافعی ♋

---

(۱): قال الشیخ الاجلّ الزاھد المحدث الفقیہ استاذنا و مولانا قدس سرہ فی مصنفہ خیر الباری شرح صحیح البخاری ص۴۳، ج۱ "وابن ماجۃ (ابتدأ) ببیان السنۃ لان السنۃ و البدعۃ اذا لم تمیز لم یعلم الدین من غیرہ .... والصحابۃ واسطۃ الدین و عماد الدین لحفاظتہ فاذا لم یعلم شان الصحابۃ وعظمتھم لم یعلم شان القرآن و السنۃ لان الصحابۃ ذریعۃ لوصول الدین الینا"

و قال ایضا فی ص ۴۲ ج ۱ الامام مسلم♋ فی مقدمتہ ابتدأ ببحث الاسناد ، لان الحدیث الصحیح و السقیم مدارہ علی السند ، فالامام البخاری ♋ قال کل الدین موقوف علی ثبوت الوحی فعظمتہ عظمتہ و صدقہ صدقہ و عصمتہ عصمتہ فلذا ابتدأ کتابہ بالوحی .

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

کی یہ ہے کہ یہ صرف فاتحہ کا جزء ہے اور کسی سورۃ کا نہیں۔

بسم اللہ کی باء میں دو قول ہیں یا استعانۃ کی، یعنی ہم مدد لیتے ہیں دوسری یہ کہ تیمن کی ہے، یعنی برکت کے لیے اللہ کا نام لیتے ہیں۔

اس میں اختلاف ہے کہ آیا یہ جملہ اسمیہ ہے یا فعلیہ ہے، بصریہ کا قول ہے کہ یہ اسمیہ ہے، اصل میں تھا "**ابتداءی کائن باسم اللہ تعالی**" اور کوفیہ کا مذہب ہے کہ جملہ فعلیہ ہے "**ابتدأ ، اشرع ، اقرأ**"۔

زمخشری کا قول ہے کہ فعل اخیر میں نکلے گا کیونکہ تقدیم ماحقہ التاخیر فائدہ حصر کا دیتی ہے، اس سے مشرکین پر رد ہوگا کہ اللہ کو مانتے تھے مگر دوسروں کو بھی شریک کرتے تھے۔

اسم میں دو قول ہیں مشتق ہے سمو سے عند البصریہ سمو کا معنی بلندی، یہ مسمی پر بلند ہوتا ہے اور یا مشتق ہے وسم سے عند الکوفیہ، کہ یہ مسمی میں وسم ہوتا ہے (مراح)

اس میں بہت سارا اختلاف ہے مگر صحیح یہ ہے کہ اللہ اسم عربی اسم جنس ہے باعتبار اصل کے، پھر علم (ہوگیا) ہے ذاتِ **واجب الوجود المستجمع لجمیع صفاتہ** کے لیے (کمافی شرح التہذیب)

اس کے لیے چند خاصے ہیں لفظ اللہ منسوب الیہ ہوتا ہے، منسوب کسی کی طرف نہیں ہوتا اب تک مخلوق میں کسی کا نام "اللہ" نہیں میم مشدد حرف نداء کے بدل میں آتا ہے اور کسی کے نام کے اوپر حرف نداء کے عوض میم مشدد نہیں آتا جیسے "**اللّٰھم**" اللہ کا ہمزہ قطعی ہے حرف نداء اور لام تعریف، ان دونوں کے درمیان فصل نہیں ہے اور جگہ **ھذا یاایھا** وغیرہ کا فصل ہوتا ہے جیسے **یا ایھا الرجل**، بس **یا اللہ** بولتے ہیں حرف جارہ حذف کر دیتے ہیں اور اثر باقی ہوتا ہے صرف لفظ اللہ میں اور جگہ جائز نہیں، جیسے **واللہ لا فعلن کذا** سے **اللہ لا فعلن کذا** اور کسی اسم میں جائز نہیں۔

---

(۱) یعنی جب حرف نداء کے ساتھ ملا کر کہا جائے تو ہمزہ قطعی ہوتا ہے جیسے "یااللہ" مطلقا نہیں (خیر الباری)

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے

تحریر: مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب زید مجدہم (مہتمم جامعہ خیر المدارس ملتان)

ان دنوں ایک ہی وقت میں اذان اور نماز کی جو تجویز زیرِ غور ہے وہ کئی اعتبار سے قابل تحسین ہے۔اس تجویز پر ہر قیمت عملدرآمد کا اہتمام کیا جانا چاہیے۔اگر ابتداء میں ہی اس پر سو فیصد عمل نہ بھی ہو سکے تو جس قدر ہو سکے اس تجویز پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کا اہتمام کرنا چاہیے امید ہے کہ رفتہ رفتہ اس کا ماحول بن جائے گا انشااللہ،اور اس سے کئی فوائد حاصل ہوں گے۔

بیک وقت نماز اور اذان کا پہلا فائدہ ہوگا کہ ملک بھر میں نماز کا ماحول بنے گا چونکہ انسانی فطرت ہے کہ ماحول میں کوئی بھی عمل کرنا آسان ہو جاتا ہے اس لیے چاروناچار ہر انسان نماز پڑھنے کی طرف متوجہ ہوگا۔

دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ ملک بھر میں یکسانیت،یکجہتی،قومی وحدت اور اتحاد و اتفاق کی فضا دکھائی دے گی جو ہر اعتبار سے ملک وملت کے لیے مفید اور کارآمد ہوگی۔

اس کا تیسرا فائدہ یہ ہوگا کہ ایک مخصوص،محدود اور مقررہ وقت میں نماز کا عمل سرانجام دینے سے جہاں کاروباری مراکز میں دکانیں اور کاروبار بند کرنے میں تاجروں اور خریداروں دونوں کے لیے آسانی ہوگی وہیں دفاتر وغیرہ میں بھی نماز اسی وقت کے اندر اندر ادا کر لی جائے گی اور بلاوجہ نماز کے نام پر وقت کے ضیاع اور بدنظمی پر بھی قابو پایا جا سکے گا۔

اس کا چوتھا فائدہ یہ ہوگا کہ اس تجویز پر عمل درآمد کے نتیجے میں ملک بھر میں اقامتِ صلوٰۃ کا جو ماحول بنے گا وہ نسلِ نو کی تربیت اور نماز کی پابندی کا مزاج بنانے کے حوالے سے ممد ومعاون ثابت ہوگا۔

اس سلسلے میں سعودی عرب کی مثال ہمارے سامنے ہے جہاں بیک وقت اذان اور نماز سے جو نورانی اور روحانی ماحول دکھائی دیتا ہے وہ قابلِ تقلید بھی ہے اور قابلِ رشک بھی......جن خوش نصیب لوگوں کو اللہ رب العزت نے حج،عمرے یا کسی اور مقصد کے لیے سعودی عرب جانے کی سعادت سے نوازا وہ جانتے ہیں کہ وہاں اذان ہوتے ہی کس طرح ہر کوئی نماز کی تیاری میں لگ جاتا ہے،کس طرح دیکھتے ہی دیکھتے سڑکوں پر ہُو کا عالم ہوتا ہے،کس طرح بازار اور مارکیٹیں بند ہو جاتی ہیں اور کس طرح ہر کوئی ہر کام چھوڑ کر اپنے رب کی طرف سے ہونے والی منادی پر لبیک پکار اٹھتا ہے۔یوں سعودی عرب میں اقامتِ صلوٰۃ کے اس مثالی نظام کی بے شمار برکات اور اثرات ہیں جن کا ہر کسی نے اپنی نظر سے مشاہدہ کیا ہوگا لیکن کچھ ہی عرصہ قبل عالمی سطح پر اقامتِ صلوۃ کا جو ایمان افروز اور خوش کن منظر دیکھنے کو ملا اگر سعودی عرب کے اقامت صلوٰۃ کے کلچر کی کوئی اور خوبی نہ بھی سامنے آتی تب بھی یہی ایک واقعہ ایسا ہے جو اجتماعی اقامت صلوٰۃ کے مقاصد اور فلسفہ کو سمجھنے کے لیے کافی ہے۔

اس تاریخ ساز واقعہ سے صرف عالمِ اسلام ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کا بچہ بچہ واقف ہے کہ کس طرح امریکی صدر باراک اوباما اور امریکی خاتونِ اول کی سعودی شاہی محل میں آمد کے چند لمحوں بعد جوں ہی اذان کی آواز سنائی دی تو سعودی عرب کے

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

نومنتخب فرماں رواشاہ سلمان بن عبدالعزیز اور ان کے جملہ رفقاء، اوباما اور امریکی خاتون اول کو اسی حالت میں چھوڑ کر نماز کے لیے چل دیئے۔شاہ سلمان کے اس عمل نے عالم اسلام ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے بچے بچے کا سر فخر سے بلند کر دیا۔وہ جو علامہ اقبال مرحوم نے کہا تھا کہ

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے دیتا ہے ہزار سجدوں سے آدمی کو نجات

شاہ سلمان حفظہ اللہ کا یہ عمل علامہ اقبال مرحوم کے اس شعر کا صحیح مصداق ہے۔اللہ کرے کہ یہ صرف ظاہری نماز اور سجدے تک ہی موقوف نہ رہے بلکہ شاہ سلمان عملی طور پر بھی ایسی پالیسیاں اپنائیں جو صرف خدائے وحدہ لاشریک کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونے والی، اسلامی تعلیمات کو اولین ترجیح بنانے اور دینی غیرت وحمیت پر مبنی ہوں تب ان شااللہ دنیا کا نقشہ ہی بدل جائے گا۔ویسے سعودی عرب کے نومنتخب بادشاہ، شاہ سلمان کی اسلام پسندی، قرآن کریم سے ان کی محبت، ان کی انصاف پسندی اور انسان دوستی کے جو تذکرے اور چرچے سنے ہیں انہیں مدنظر رکھتے ہوئے بجا طور پر ان سے یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ جس طرح انہوں نے نماز کے وقت عزم واستقلال اور جرأت وبانکپن کا مظاہرہ کیا وہ اپنے طرز حکمرانی کو بھی اسی روش پر استوار کرنے کی کوشش کریں گے۔اگر ایسا ہو جاتا ہے تو ان شااللہ اس کے دوررس اور مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔

اگر دیکھا جائے تو شاہ سلمان کے اس عمل کے پس منظر میں جہاں دیگر کئی عوامل نظر آتے ہیں وہیں ایک نمایاں چیز یہ ہے کہ شاہ سلمان نے جس ماحول میں پرورش پائی وہ اقامت صلوٰۃ کا ایسا ماحول تھا جہاں اذان کی آواز سن کر صرف رب ذوالجلال کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونے کے علاوہ کوئی عمل اور کوئی مصروفیت آڑے نہیں آتی۔یہ اس مثالی ماحول اور تربیت کا اثر ہے جس کی بنا پر شاہ سلمان امریکی صدر سمیت کسی کو خاطر میں لانے کے لیے تیار نہیں جبکہ ہمارے ہاں افسوسناک صورتحال یہ ہے کہ کسی معمولی سی مصروفیت کی وجہ سے، کسی عام سے دوست یا مہمان کی آمد کے باعث، غمی یا خوشی کے کسی بھی موقع پر نماز قضاء کر لی جاتی ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ ملک بھر میں اقامتِ صلوٰۃ کا ماحول بنایا جائے۔اس کے لیے سرکاری اور غیر سرکاری سطح پر ماحول بنایا جائے، جس طرح سعودی عرب میں وزارت امر بالمعروف اور اصلاح وارشاد کا شعبہ قائم ہے اسی طرح کا شعبہ یہاں بھی قائم کیا جائے اور صرف سرکاری کوششوں پر اکتفاء نہ کیا جائے بلکہ تمام مذہبی رہنماء، دینی جماعتوں کے قائدین اور کارکنان خاص طور پر تبلیغی جماعت کے احباب ملکی سطح پر ایسے ماحول کو فروغ دینے کی جدوجہد کریں جس کے نتیجے میں ہماری قوم اور معاشرے میں بھی ایسے صالح افراد تیار ہوں جو شاہ سلمان کی طرح اس ایک سجدے کو ترجیح دینے والے ہوں جو آدمی کو ہزار سجدوں سے نجات دلانے کا باعث بنے۔اگر ہم اقامتِ صلوٰۃ کی صورت میں اصلاح معاشرہ کی طرف پہلا قدم اٹھانے میں کامیاب ہو گئے تو قرآنی وعدے کے مطابق اقامتِ صلوٰۃ کا یہ ماحول ہر قسم کی بے حیائی، برائی، گناہ اور جرائم کی روک تھام کا ذریعہ بنے گا۔ان شااللہ

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

not found.

115 افراد کے قبول اسلام کا ایمان افروز منظر

تحریر: مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب زید مجدہم (مہتمم جامعہ خیر المدارس ملتان)

اندرون سندھ بار ہا جانے کا اتفاق ہوا لیکن اب کی بار جو ماتلی ضلع بدین اندرون سندھ جانا ہوا تو دل باغ باغ ہو گیا، ایسا یادگار سفر، ایسا ایمان افروز اجتماع، ایسا نظر نواز منظر شاید ہی کبھی نظروں سے گزرا ہو۔ ماتلی میں ان 25 خاندانوں کے 115 خوش قسمت افراد کے اعزاز میں تقریب کا انعقاد کیا گیا تھا جنہوں نے اللہ رب العزت کے کرم اور اپنی رضا و رغبت سے دین اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ پچیس خاندانوں کے ان ایک سو پندرہ افراد میں سے 35 مرد، 32 عورتیں، 22 بچے اور 26 بچیاں شامل تھیں۔ ان کے اعزاز میں منعقدہ تقریب جو ایک اجتماع کی شکل اختیار کر گئی تھی اس میں علاقے کے جید علماء کرام، معززین علاقہ، دینی مدارس کے ذمہ داران اور زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے افراد کے علاوہ کراچی سے جامعہ فاروقیہ، جامعۃ الرشید کے وفود اور مندوبین بالخصوص شریک ہوئے۔ راقم السطور کو ان خوش قسمت افراد کو کلمہ طیبہ پڑھانے کا اعزاز بخشنے کے لیے مدعو کیا گیا تھا، جب ان نومسلم بھائیوں اور بہنوں نے کلمہ طیبہ پڑھ کر دین اسلام کو قبول کرنے کا اعلان کیا تو اس وقت جو ایمان افروز منظر تھا اور حاضرین کے جو احساسات اور کیفیات تھیں ان کو بیان کرنا ناممکن ہے۔ فرطِ مسرت سے ہر چہرہ گلاب کی مانند کھلا ہوا تھا خاص طور پر مدرسہ بیت الاسلام کے جن محنتی اور مخلص ذمہ داران اور مبلغین کی شبانہ روز جدو جہد اور کوششوں کے نتیجے میں یہ بہار آئی تھی ان کی حالت دیدنی تھی اور ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔

اس تقریب سے خطاب کے دوران میں نے سب سے پہلے خوش قسمت نومسلم بہن بھائیوں کو مبارکباد پیش کی، ان کے لیے خیر مقدمی کلمات کہے، ان کے ساتھ تمام اہل اسلام کی جانب سے محبت، ہمدردی اور خیر خواہی کا اظہار کیا اور انہیں بتایا کہ حدیث مبارک کے مطابق قبول اسلام اسلام سے قبل کی جملہ کوتاہیوں اور غلطیوں کی معافی اور صفائی کا باعث ہوتا ہے اور اسلام قبول کرنے کے بعد انسان کی یہ حالت ہوتی ہے جیسے وہ نیا نیا دنیا میں آیا ہو اس لیے آپ حضرات نئے عزم اور نئے انداز سے اپنی زندگی گزارنے کا عزم کریں۔ نومسلم بہن بھائیوں کو واقعات سنا کر یہ بات باور کروائی کہ دین اسلام میں جدید و قدیم، امیر و غریب اور چھوٹے بڑے کی کوئی تمیز نہیں یہاں عزت و شرف کا معیار صرف اور صرف عمل اور تقوی ہے۔ انہیں بتایا کہ دنیا کی نعمت اللہ ہر کسی کو عطا فرماتے ہیں، اللہ کسی سے خوش ہوں یا ناراض عمومی دنیوی نعمتوں سے اللہ کسی کو محروم نہیں کرتے لیکن ایمان کی دولت اللہ رب العزت محض اپنے محبوب بندوں کو عطا فرماتے ہیں اس لیے آپ خوش نصیب ہیں کہ اللہ رب العزت نے آپ کو ایمان کی دولت سے مالا مال فرمایا۔ ان لوگوں کو اسلام کی روشنی دکھانے کے لیے دن رات محنت کرنے والے علماء کرام اور مبلغین کو بھی ان کی محنت پر ملنے والے اعزازات اور اجر و ثواب کی تفصیل سے آگاہ کیا اور بتایا کہ کس طرح غزوہ خیبر میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کی دکھتی آنکھوں پر لعاب دہن لگا کر انہیں میدان جہاد میں بھیجا اور ان سے فرمایا کہ دین کی دعوت جنگ سے مقدم ہے اور اگر اللہ رب العزت آپ کی وجہ سے کسی ایک شخص کو بھی ہدایت کی دولت سے مالا مال فرماتے ہیں تو یہ سرخ اونٹوں سے زیادہ قیمتی ہے (یاد رہے کہ عربوں کے ہاں سرخ اونٹ بہت قیمتی اور محبوب مال تصور

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

not found.

ہوتا تھا) دین کی دعوت میں مصروف عمل کارکنان سے یہ بات زور دے کر کہی کہ دین اسلام میں اللہ رب العزت نے اتنی کشش رکھی ہے کہ اس کا عملی نقشہ اگر کسی کے سامنے پیش کر دیا جائے اور اس کی حقیقی دعوت سے کسی کو بھی روشناس کروا دیا جائے تو وہ اسلام قبول کیے بغیر نہیں رہ سکتا اس لیے ہماری کوتاہی ہے کہ ہم حکمت وبصیرت اور اہتمام سے دین کی دعوت نہیں پہنچا سکے اس دعوت کو پیار محبت اور حسن اخلاق سے پہنچانا ہے لیکن اس بات کا اہتمام کرنا ہے کسی کو مجبور کر کے یا کسی قسم کا لالچ دے کر دین اسلام میں داخل نہیں کیا جا سکتا یہ ترہیب وتحریص اہل باطل کا طریقہ ہے اہل حق کا طریقہ نہیں ہے اس لیے ہرگز ہرگز ایسا تاثر بھی پیدا نہیں ہونا چاہیے کہ کسی کو جبراً یا کسی قسم کا لالچ دے کر دائرہ اسلام میں داخل کیا گیا۔

اس موقع پر معززین علاقہ اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والوں پر بھی واضح کیا کہ دینی مدارس کی کیسی شاندار خدمات ہیں اور دینی مدارس کے خلاف جو پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے وہ بالکل بے بنیاد ہے۔انہیں بتایا کہ آپ نے سنا ہوگا کہ مدارس اور علماء لوگوں کو کافر بناتے ہیں آج آپ نے دیکھ لیا کہ علماء کرام اور اہل مدارس لوگوں کو کافر نہیں بلکہ مسلمان بناتے ہیں کافر بناتے نہیں البتہ اگر کوئی ہو ہی کافر تو اس کا کافر ہونا بتاتے ضرور ہیں جیسے ڈاکٹر یا حکیم کسی کو کسی مرض میں مبتلاء نہیں کرتے بلکہ وہ اس مرض کی تشخیص کر کے اس کے تدارک کی کوشش کرتے ہیں اسی طرح دینی مدارس اور علماء کرام بھی کفر کی تشخیص کر کے اس سے نجات دلانے اور خبردار رکھنے کا اہتمام فرماتے ہیں۔اس موقع پر بہت تفصیل سے دین اسلام کی حقانیت اور اسلام کے امتیازی اوصاف پر روشنی ڈالنے کا موقع ملا۔

یہاں اگر مدرسہ بیت السلام کی اندرون سندھ خدمات اور ان کے کام کے طریقہ کار کا تذکرہ نہ کیا جائے تو ناانصافی ہو گی۔یاد رہے کہ ماتلی ضلع بدین میں واقع مدرسہ بیت السلام جو جامعہ حسینیہ (ملحق وفاق المدارس العربیہ پاکستان) شہداد پور ضلع سانگھڑ کی شاخ ہے اس ادارے کے مولانا قاری عبدالرشید رحیمی جامعہ خیر المدارس کے فیض یافتہ ہیں اور عرصے سے اس علاقے میں دینی، تعلیمی، دعوتی اور رفاہی وفلاحی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس ادارے کے تحت اب تک 970 افراد پر مشتمل 222 خاندانوں نے قبول اسلام کی سعادت حاصل کر لی ہے، مدرسہ بیت السلام اسلام قبول کرنے والوں کو کھانا اور رہائش فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ انکی بنیادی تعلیم وتربیت کا بھی اہتمام کرتا ہے، نومسلم خاندانوں کو ماہانہ وظائف، شادی بیاہ کے اخراجات، غمی خوشی کے مواقع پر ان کی دلجوئی کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے، اندرون سندھ اکثر غیر مسلم زمینداروں کے قرضوں کے بوجھ تلے دبے ہوتے ہیں ان کے قرضوں کی ادائیگی کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے، مردوں کے ساتھ ساتھ اسلام قبول کرنے والی خواتین کو بھی جامعہ خورشید الاسلام ماتلی میں تعلیم وتربیت دی جاتی ہے، تربیت مکمل ہونے پر ادارے کی طرف سے سند بھی جاری کی جاتی ہے۔

مدرسہ بیت السلام کی خدمات قابل تحسین بھی ہیں اور قابل تقلید بھی، ہم اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا گو ہیں کہ اللہ اس ادارے کو مزید ترقیاں اور کامیابیاں نصیب فرمائے اور اس کے منتظمین اور مبلغین کی مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

ہدایہ پر اعتراضات کے جوابات

قسط (۵)

حضرت مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی صاحب

چھٹا مسئلہ: کسی آدمی کو اس کے غلام کے بدلہ میں قتل نہیں کیا جائے گا۔ (ہدایہ جلد ۴ کتاب الجنایات) اس کے مقابلہ میں یہ حدیث ذکر کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنے غلام کو قتل کیا تو ہم اس کو قتل کریں گے۔ (ترمذی ج ۱ حدیث ۱۴۱۴)

خیانت نمبر ۱:

پمفلٹ میں ہدایہ کے مسئلہ کے مقابلہ میں ترمذی کی حدیث پیش کی گئی ہے۔ جبکہ ہدایہ والا مسئلہ خود ترمذی میں بھی امام ترمذی نے نقل کیا ہے۔ چنانچہ امام ترمذی پمفلٹ والی حدیث نقل کر کے فرماتے ہیں کہ بعض اہل علم تابعین جن میں سے ابراہیم نخعی ہیں جو اس حدیث کی طرف گئے ہیں۔ اور بعض اہل علم جن میں سے حسن بصری اور عطاء بن ابی رباح ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آزاد اور غلام میں نہ جان کا قصاص ہے اور نہ جوڑوں کا اور یہ امام احمد اور اسحاق کا قول ہے اور بعض اہل علم اس کے قائل ہیں کہ جب کوئی اپنے غلام کو قتل کرے تو قصاص نہیں ہے اور اگر اپنے غیر کے غلام کو قتل کرے تو قصاص لیا جائے گا۔ اور یہ سفیان ثوری کا قول ہے (ترمذی ج ۱ ص ۲۶۱)۔

خیانت نمبر ۲:

پھر فقہ حنفی کو بدنام کرنے کیلئے صرف ہدایہ کا حوالہ دیا ہے۔ حالانکہ یہ تمام ائمہ کا متفقہ مسئلہ ہے۔ چنانچہ عبدالرحمٰن مبارکپوری لکھتے ہیں کہ نیل الاوطار میں علامہ شوکانی نے کہا کہ صاحب بحر نے اس بات پر اجماع نقل کیا ہے کہ آقا کو اس کے غلام کے عوض قتل نہیں کیا جائے گا۔ صرف ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کا اس میں اختلاف ہے (تحفۃ الاحوذی ج ۲ ص ۳۱۳) معلوم ہوا کہ یہ تمام ائمہ کا مسلک ہے اور ترمذی شریف میں تو امام احمدؒ کی صراحت تھی مگر سعودی حکومت حنبلی ہے اس لئے اس حدیث کو فقہ حنبلی کی مخالفت کے عنوان سے ذکر نہیں کیا کہ کہیں سعودی ریال بند نہ ہو جائیں۔ عبدالرحمٰن مبارکپوری نے یہی امام احمد والا مذہب امام مالک اور امام شافعی کا نقل کیا ہے۔ (تحفۃ الاحوذی ج ۲ ص ۳۱۳)

خیانت نمبر ۳:

پھر تمام ائمہ نے اس حدیث کی تاویل کی تھی کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول نہیں، صاحب پمفلٹ نے اس کو بھی چھپایا ہے۔ چنانچہ عبدالرحمٰن مبارکپوری فرماتے ہیں۔ **فثبت بهٰذا الاتفاق ان الحديث محمول على الزجر والردع او هو منسوخ كذا فى المرقاة** (تحفۃ الاحوذی ج ۲ ص ۳۱۳) یعنی

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

شرح السنۃ میں اس حدیث کے آخر میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ جو اپنے غلام کے جوڑ کاٹے گا ہم اس کے جوڑ کاٹیں گے اور تمام اہل علم کا مسلک ہے کہ غلام کے جوڑ کے عوض میں آزاد کا جوڑ نہیں کاٹا جائے گا۔ تو اس سے اس بات پر اتفاق ثابت ہو گیا کہ یہ حدیث ڈانٹنے اور جھڑکنے کے معنی پر محمول ہے یا یہ حدیث منسوخ ہے ایسے ہی مرقاۃ میں ہے اور ایک تاٗ ویل اس حدیث کی یہ ہے کہ مراد یہ ہے کہ اگر کوئی اپنے غلام کو آزاد کر کے پھر اس کو قتل کرے تو قصاص ہے اور اس کو ماضی کی غلامی کی وجہ سے غلام سے تعبیر کیا ہے ورنہ حقیقت میں وہ آزاد ہے اور یہ مفہوم احناف اور تمام فقہاء کے خلاف نہیں۔

خیانت نمبر:

یہ مسلک بلکہ اس سے بھی بڑھ کر بعض غیر مقلدین کا مسلک ہے۔ ان کے خلاف اس حدیث کو پیش نہیں کیا۔ چنانچہ نواب وحید الزمان لکھتا ہے کہ آزاد اگرچہ ذمی ہو اس کو غلام کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا اگرچہ مقتول غلام مسلمان ہو (نزل الابرار ج۳ ص۱۳۵) نیز (کنز الحقائق ص ۲۲۱)

اس عبارت میں عموم ہے کہ اپنے یا غیر کے غلام کو آزاد آدمی قتل کر دے تو قصاص نہیں ہے اور تحفۃ الاحوذی میں بھی اسی کی طرف رجحان ہے اور نواب صدیق حسن خان صاب نے تو ترمذی شریف کی مذکور حدیث کو ضعیف قرار دے کر اس کے خلاف دار قطنی کے حوالہ سے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے یہ روایت نقل کی کہ ایک شخص نے اپنے غلام کو عمداً قتل کر دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کوڑے لگائے۔ اور ایک سال کیلئے جلاوطن کر دیا۔ اس کا غنیمت وغیرہ سے حصہ ختم کر دیا اور اس سے قصاص نہیں لیا اور ایک غلام اس کو آزاد کرنے کا حکم دیا (الروضۃ الندیۃ ج۲ ص۳۰۱) اس کے بعد چند مزید روایات نقل کر کے نواب صاحب فرماتے ہیں کہ اس باب میں اور بھی بہت سی احادیث ہیں جو اس حدیث کی شاہد اور اس کی تقویت کا فائدہ دیتی ہیں (الروضۃ الندیۃ ج۲ ص۳۰۲)۔

ساتواں مسئلہ: نمازی سجدہ میں اپنے پاؤں پہ کھڑا ہو جائے نہ ہی بیٹھے اور نہ ہی اپنا ہاتھ زمین پر رکھے (ہدایہ) اس کے خلاف بخاری شریف کی روایت نقل کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں طاق رکعت میں ہوتے تو (سجدہ کرنے کے بعد) سیدھے بیٹھ جاتے اور پھر دوسری یا چوتھی رکعت کیلئے اٹھتے (بخاری ج۱ کتاب الاذان حدیث ۸۲۳)۔

خیانت نمبر:

لامذہب نے ہدایہ کی پوری عبارت نقل نہیں کی صاحب ہدایہ نے بخاری والی حدیث امام شافعی رحمہ اللہ کی دلیل کے طور پر ہدایہ میں ذکر کی ہے۔ اور اس کا جواب بھی دیا ہے کہ یہ حدیث بڑھاپے کی حالت پر محمول ہے (الہدایہ) یعنی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بڑھاپے کے آثار شروع ہوئے تو تھکاوٹ کی وجہ سے کچھ استراحت کے بعد کھڑے ہوتے کیونکہ جسم کے بوجھل ہونے اور بڑھاپے کی وجہ سے سیدھا کھڑا ہونا مشکل

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

تھا۔

خیانت نمبر :

پھر ہدایہ میں یہ بتا کر کہ جلسہ استراحت امام شافعی ؒ کا قول ہے اس مسئلہ کے اجتہادی ہونے کی طرف اشارہ کر دیا تھا مگر صاحب پمفلٹ نے فقہ حنفی کا مقابلہ حدیث سے کر کے اشارہ کر دیا کہ یہ مسئلہ اجتہادی نہیں بلکہ فقہ حنفی نے صریح حدیث کی مخالفت کی ہے اور یہ بہت بڑی علمی خیانت ہے۔

خیانت نمبر :

پھر صاحب ہدایہ ؒ نے اپنے مسئلہ کی تائید میں حدیث ابی ہریرہ ◆ لکھی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پاؤں کے پنجوں پر زور دے کر کھڑے ہوتے تھے۔(الہدایہ) اور ان الفاظ سے جلسۂ استراحت کی نفی ہوتی تھی کیونکہ پنجوں پر زور اسی وقت آتا ہے جبکہ سجدہ سے سیدھا کھڑا ہو اور جلسۂ استراحت نہ کرے۔

مزید آثار:

(۱) حضرت ابراہیم نخعی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ◆ پہلی اور تیسری رکعت میں جب کھڑے ہونے کا ارادہ کرتے تو بیٹھتے نہیں تھے حتیٰ کہ کھڑے ہو جاتے (ابن ابی شیبہ ج۱ ص۳۹۴) (۲) عبد اللہ بن ابی الجعد فرماتے ہیں کہ حضرت علی ◆ نماز میں اپنے دونوں قدموں کے سینوں پر زور دے کر کھڑے ہوتے تھے (ابن ابی شیبہ ص۳۹۴ ج۱) (۳) امام شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ◆ حضرت علی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں اپنے پاؤں کے سینوں پر زور دے کر کھڑے ہوتے تھے (ابن ابی شیبہ ص۳۹۴) اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام ؓ کے زمانہ میں جلسۂ استراحت متروک ہو چکا تھا (۴) وہب بن کیسان فرماتے ہیں کہ میں نے ابن الزبیر ◆ کو دیکھا کہ جب دوسرا سجدہ کرتے تو اپنے دونوں پنجوں پر زور دے کر سیدھا کھڑے ہو جاتے (ابن ابی شیبہ ص۳۹۴) (۵) حضرت نافع حضرت ابن عمر ◆ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ بھی اپنے دونوں پنجوں پر زور دے کر نماز میں کھڑے ہوتے تھے۔(ابن ابی شیبہ ص۳۹۴) (۶) زہری ؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے شیوخ جھکتے نہیں تھے یعنی جب ان میں سے کوئی پہلی اور تیسری رکعت میں دوسرے سجدہ سے سر اُٹھاتا تو سیدھا کھڑا ہو جاتا بیٹھتا نہیں تھا۔(ابن ابی شیبہ ج۱ ص۳۹۵) (۷) زبیر بن عدی ؒ فرماتے ہیں کہ ابراہیم نخعی ؒ پہلی رکعت کے آخری سجدہ سے کھڑے ہونے میں جلدی کرتے تھے (ابن ابی شیبہ ج۱ ص۳۹۵) (۸) محمد بن عبداللہ ؒ فرماتے ہیں کہ ابن ابی لیلیٰ اپنے دونوں پاؤں کے پنجوں پر زور دے کر کھڑے ہوتے تھے۔(ابن ابی شیبہ ج۱ ص۳۹۴) (۹) نعمان بن ابی عیاش ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے صحابہ ؓ کو پایا

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

کہ جب وہ پہلی اور تیسری رکعت کے سجدہ سے سر اُٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے اور جلسۂ استراحت نہ کرتے (ابن ابی شیبہ ج۱ص۳۹۵)۔(۱۰) حضرت ابو عطیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر ☒ جلسۂ استراحت نہیں کرتے تھے (مصنف عبدالرزاق ص۱۷۹ ج۲) (۱۱) حضرت وائل بن حجر ♦ سے روایت ہے کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنا سر سجدے سے اٹھاتے تو اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے اُٹھاتے اور سیدھے کھڑے ہو جاتے اور بیٹھتے نہیں تھے (شرح مختصر الطحاوی ج۱ص۶۲۲) (۱۲) سلیمان الاعمش ♋ فرماتے ہیں کہ میں نے عمارہ کو دیکھا کہ جب وہ دوسرے سجدہ سے اُٹھتے ہیں تو سیدھے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان سے اس کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن مسعود ♦ کا یہی عمل (جلسۂ استراحت نہ کرنا) ذکر کیا۔ امام اعمش ♋ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کا ذکر عطیہ عوفی سے کیا انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابن عمر، ابن عباس، ابن الزبیر اور ابوسعید الخدری ☒ کو دیکھا کہ یہ سب اپنے پاؤں کے پنجوں پر زور دے کر اٹھتے تھے (اوسط ابن منذر ج۳ص۱۹۶) (۱۳) حضرت رفاعہ بن رافع ♦ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (بغیر تعدیلِ ارکان کے) نماز پڑھی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ آخر جب اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ♏ آپ مجھے نماز سکھا دیں تو آپ ♏ نے نماز سکھائی اور دوسرے سجدے کے بعد فرمایا ثم قم (یعنی پھر کھڑا ہو جا) (مسند احمد ج۴ص۳۴۰) اس سے بھی معلوم ہوا کہ جلسۂ استراحت نہیں ہے۔ (۱۴) یہی روایت حضرت ابوہریرہ ♦ سے بخاری شریف میں ہے۔ اس میں ہے کہ دوسرے سجدہ کے بعد سیدھا کھڑا ہو جا (بخاری ج۲ حدیث ۶۶۶۷) امام احمد بن حنبل ♋ فرماتے تھے کہ اکثر روایات جلسۂ استراحت کے ترک کی ہیں (اوسط ابن المنذر ج۳ص۱۹۷)۔

خیانت نمبر ▤:

پھر صاحب ہدایہ ♋ نے دلیل نقلی کے ساتھ دلیل عقلی بھی نقل کی تھی۔ جس کو پمفلٹ میں ذکر نہیں کیا گیا۔ چنانچہ صاحب ہدایہ ♋ نے فرمایا۔ کہ جلسۂ استراحت راحت کیلئے وضع کیا گیا ہے اور نماز راحت کیلئے نہیں ہے۔ (ہدایہ) بلکہ اس کو جسمانی مشقت کیلئے وضع کیا گیا ہے۔

خیانت نمبر ▤:

صاحب پمفلٹ نے بخاری شریف سے مالک بن حویرث ♦ کی روایت جلسۂ استراحت کیلئے ذکر کی جبکہ اسی بخاری میں حدیث ابوہریرہ ♦ تھی۔ جس میں جلسۂ استراحت کی نفی تھی جو ہم نے ۱۴ نمبر پر ذکر کی

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

ہے اس کی طرف اشارہ تک نہیں کیا۔

خیانت نمبر ۸:

پھر بخاری شریف سے حدیث نمبر ۸۲۳ کو اپنی دلیل کے طور پر ذکر کیا یہ حدیث حضرت مالک بن حویرث ◆ کی ہے اور ان کے شاگرد ابوقلابہ ہیں اور بخاری میں ابوقلابہ کے دو شاگرد ہیں۔ (۱) خالد الحذاء (۲) ایوب پمفلٹ میں خالد الحذاء کی روایت کے الفاظ نقل کئے ہیں۔ جبکہ اس کے متصل بعد ایوب والی روایت ہے کہ حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں کہ حضرت مالک بن الحویرث ◆ ہمارے پاس آئے انہوں نے ہمیں ہماری اس مسجد میں نماز پڑھائی۔ چنانچہ فرمایا کہ میں تمہیں نماز پڑھاتا ہوں۔ حالانکہ میرا نماز کا ارادہ نہیں لیکن میرا ارادہ یہ ہے کہ میں تمہیں دکھاؤں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ حدیث کے راوی ایوب فرماتے ہیں کہ میں نے ابوقلابہ سے پوچھا کہ ان کی نماز کیسے تھی؟ تو ابوقلابہ نے کہا کہ ہمارے اس بوڑھے یعنی عمرو بن مسلمہ کی نماز جیسی اور ایوب کہتے ہیں کہ یہ بوڑھے سجدہ سے سر اُٹھا کر زمین پر بیٹھ کر کھڑے ہوتے تھے (بخاری ج ۱ حدیث ۸۲۴)

اس سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ یہ ایک بوڑھے آدمی کا عمل تھا۔ عام صحابۂ کرام کا یہ عمل نہیں تھا اور بخاری شریف کی دوسری روایت میں ہے کہ وہ بوڑھا ایسا کام (جلسۂ استراحت) کرتا تھا۔ کہ باقی لوگوں کو میں نے وہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (بخاری حدیث نمبر ۸۱۸) تو بخاری کی ان روایات سے معلوم ہوا کہ یہ عمل صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں متروک ہو چکا تھا۔

خیانت نمبر ۹:

صاحب پمفلٹ نے فقہ حنفی اور ہدایہ کے مسئلہ پر باطل کا عنوان دے کر یہ تأثر دینے کی کوشش کی ہے کہ باقی ائمہ جلسۂ استراحت کے قائل ہیں یا کم از کم ان کے مذہب کو چھپانے کی کوشش کی ہے۔ جبکہ یہ بات غلط ہے۔ محمد بن عبدالرحمٰن شافعی ؒ فرماتے ہیں کہ جلسۂ استراحت کے بارہ میں امام شافعی ؒ کا دو قولوں میں سے زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ یہ سنت ہے۔ اور ائمہ ثلاثہ اس کے استحباب کے قائل نہیں بلکہ وہ کہتے ہیں سجدہ سے سیدھا کھڑا ہو جائے (رحمۃ الامہ فی اختلاف الائمہ ص ۳۵) حنابلہ کی کتاب المقنع میں بھی امام احمد بن حنبل کا یہی قول نقل کیا ہے (المقنع مع المغنی ج ۱ ص ۵۶۷) امام مالک ؒ نے فرمایا کہ جب پہلی رکعت کے دو سجدوں سے کھڑا ہو تو بیٹھنے کی طرف مائل نہ ہو بلکہ سیدھا کھڑا ہو جائے۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

not found.

اشتہار ہمدرد

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

گستاخانِ رسول ﷺ اور ان کو ٹھکانے لگانے والے خوش نصیب

مولانا حافظ خلیل الرحمٰن راشدی صاحب (سیالکوٹ)

(عہدِ رسالت سے لے کر دورِ حاضر تک):

گستاخ کا نام	قتل کرنے والے کا نام	سن وقوعہ
بشر منافق	حضرت عمر رضی اللہ عنہ	۳ھ
عقبہ بن ابی معیط	حضرت علی رضی اللہ عنہ	۴ھ
ابولہب	موذی بیماری میں مر گیا	۴ھ
اروی زوجہ ابولہب	فرشتے نے گلا گھونٹ دیا	۴ھ
عتیبہ بن ابولہب	شیر نے چیر ڈالا	۴ھ
ابوجہل	دو ننھے مجاہد معاذؓ و معوذؓ نے قتل کر دیا	۲ھ
ولید بن مغیرہ مخزومی	بدر میں ایک مسلمان کی تلوار سے ناک کٹ گئی	۲ھ
امیہ بن خلف	حضرت بلال رضی اللہ عنہ	۲ھ
نضر بن حارث	حضرت علی رضی اللہ عنہ	۲ھ
عصماء (یہودی عورت)	نابینا صحابی عمیر بن عدی رضی اللہ عنہ	۳ھ
ابوعفک	حضرت سالم بن عمر رضی اللہ عنہ	۲ھ
کعب بن اشرف	حضرت ابو نائلہ رضی اللہ عنہ	۳ھ
ابورافع	حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ	۳ھ
ابوحمزہ جمعی	حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ	۳ھ
حارث بن طلال	حضرت علی رضی اللہ عنہ	۸ھ
ابن خطل	حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ	۸ھ
حویرث بن نقید	حضرت علی رضی اللہ عنہ	۸ھ

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

قریبہ (گستاخ باندی)	فتح مکہ کے موقع پر قتل ہوئی	۸ھ
ارنب (گستاخ باندی)	فتح مکہ کے موقع پر قتل ہوئی	۸ھ
نامعلوم گستاخ	حضرت زبیر رضی اللہ عنہ	۸ھ
مالک بن نویرہ	حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ	۸ھ
ایک گستاخ عورت	حضرت صدیق اکبرؓ کے گورنر نے دانت اکھاڑ دیئے	۸ھ
ایک گستاخ شخص	خلیفہ ہادی نے قتل کروادیا	۸ھ
ریجی فالڈ (عیسائی ٹورنر)	سلطان صلاح الدین ایوبیؒ	۸ھ
دو گستاخ عیسائی	سلطان نورالدین زنگیؒ	۵۷۷ھ
ابراہیم فرازی	قاضی ابن عمرو کے حکم پر قتل کیا گیا	۵۷۷ھ
یولوجیئس پادری	فرزند عبدالرحمٰن حاکم اندلس	۸۵۹ء
فلورا (عیسائی عورت)	حاکم اندلس عبدالرحمٰن نے قتل کروادیا	۸۵۱ھ
میری (عیسائی عورت)	حاکم اندلس عبدالرحمٰن نے قتل کروادیا	۸۵۱ھ
پادری پرفیکٹس	قاضی اندلس نے قتل کروادیا	۸۵۱ھ
یوحنا	قاضی اندلس نے قتل کروادیا	۸۵۱ھ
اسحاق پادری	حاکم اندلس عبدالرحمٰن نے قتل کروادیا	۸۵۱ھ
سانکو پادری	حاکم اندلس عبدالرحمٰن نے قتل کروادیا	۸۵۱ھ
جرمیاس پادری	حاکم اندلس عبدالرحمٰن نے قتل کروادیا	۸۵۱ھ
جالینوس پادری	حاکم اندلس عبدالرحمٰن نے قتل کروادیا	۸۵۱ھ
سیسی نند پادری	حاکم اندلس عبدالرحمٰن نے قتل کروادیا	۸۵۱ھ
پولوس پادری	حاکم اندلس عبدالرحمٰن نے قتل کروادیا	۸۵۱ھ
تھیوڈومیر پادری	حاکم اندلس عبدالرحمٰن نے قتل کروادیا	۸۵۱ھ
آئیزک پادری	حاکم اندلس عبدالرحمٰن نے قتل کروادیا	۸۵۱ھ
راجپال	غازی علم الدین شہیدؒ	۱۹۲۷ء

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

نتھورام	غازی عبدالقیوم شہیدؒ	۱۹۳۴ء
ڈاکٹر رام گوپال	غازی مرید حسین شہیدؒ	۱۹۳۶ء
چرن داس	میاں محمد شہیدؒ	۱۹۳۷ء
شردھانند	غازی قاضی عبدالرشیدؒ	۱۹۲۶ء
چنچل سنگھ	صوفی عبداللہ شہیدؒ	۱۹۳۸ء
پالامل سنار	حافظ محمد صدیق شہیدؒ	۱۹۳۴ء
میجر ہردیال سنگھ	بابو معراج دین شہیدؒ	۱۹۴۲ء
کلکتہ میں ایک گستاخ	امیر احمد شہیدؒ، عبداللہ شہیدؒ	۱۹۴۲ء
عبدالحق قادیانی	حاجی محمد مانکؒ	۱۹۶۷ء
بھوشن عرف بھوشو	مولوی عبدالمنان	۱۹۳۷ء
چوہدری کھیم چند	مولانا منظور حسین شہید، ماسٹر عبدالعزیز شہید	۱۹۴۱ء
ایک گستاخ سکھ	غازی محمد اعظمؒ	۱۹۴۱ء
نینوں مہاراج	عبدالخالق قریشی	۱۹۴۶ء
لیکھرام آریہ سماجی	نامعلوم مسلمان	۱۹۴۶ء
ایک گستاخ ہندو	ایک غیرتمند مسلمان	۱۹۴۶ء
ویربھان	نامعلوم مسلمان	۱۹۳۵ء
اپل سنگھ	غازی غلام محمد شہیدؒ	۱۹۳۵ء
پادری سیموئیل	غازی زاہد حسینؒ	۱۹۶۱ء
نعمت احمد عیسائی	غازی محمد فاروقؒ	۱۹۹۴
ایک گستاخ رسول	عامر چیمہ	
سلمان تاثیر	ممتاز قادری	

﴿صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ واھل بیتہ اجمعین﴾

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

not found.

۲۸

اشتہار فیصل آباد

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

جامعہ خیر المدارس کے دارالافتاء سے جاری شدہ استفتاء اور اس کا جواب

البرق(4w)عمرہ پیکج

مفتی محمد عبداللہ صاحب (رئیس دارالافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان)

مکرم ومخدوم حضرت مفتی صاحب......مدیر محترم ''ماہنامہ الخیر'' ملتان

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ!

عرض یہ ہے کہ ہم نے ایک عمرہ پیکج مرتب کیا ہے اس کے متعلق رہنمائی چاہتے ہیں، جس کی تفصیل درج ذیل ہے

(۱) عمرہ پیکج کی قیمت ۲۴۰۰۰، اروپے مقرر کی گئی ہے۔

(۲) دوطرفہ اسٹام پیپر، بیان حلفی، شناختی کارڈ، ضمانتی اور پاسپورٹ کی فوٹو کاپی ضروری ہے۔

(۳) عمرہ پیکج کے لیے رقم متعین ہوگی جو آسان اقساط میں وصول کی جائے گی۔

(۴) قسط کی ادائیگی کی تاخیر میں کوئی جرمانہ نہ ہوگا۔

(۵) ہر مہینہ قرعہ اندازی ہوگی، قرعہ میں نام نکلنے والے خوش قسمت کو عمرہ پر بھیج دیا جائے گا لیکن باقی اقساط معاف نہ ہوں گی، عمرہ سے واپسی پر اقساط ادا کرنا ہوگی۔

(۶) عمرہ شریف سے واپس آنے کے بعد کمپنی تقریباً ۵ ہزار روپے کی اشیاء مثلاً ٹوپی، تسبیح، عطر، جائے نماز اور زیتون کا تیل لوگوں کو گفٹ دینے کے لیے خدمت میں پیش کرے گی۔

(۷) اگر کوئی آدمی پیکج میں شامل ہونے کے بعد کسی وجہ سے پیکج چھوڑنا چاہے تو اس کی ساری رقم واپس کی جائے گی، اس کا طریقہ یہ ہوگا کہ اگر پہلے ہی ماہ رقم واپس لینا چاہتا ہے تو فوراً رقم واپس کردی جائے گی مگر درمیان میں پیکج چھوڑنے کی صورت میں کمپنی اکٹھی رقم واپس کرنے کی پابند نہ ہوگی بلکہ پیکج کے مطابق اقساط میں ادا کی جاسکے گی

(۸) کمپنی کا عمرہ پیکج متعارف کروانے والے کو کمپنی کمیشن بھی دے گی، کمیشن (اجرت) معلوم ہوگا مجہول نہ ہوگا، جس نے عمرہ پیکج حاصل کیا ہوا ہے وہ بھی متعارف کروا کر کمیشن حاصل کرسکتا ہے۔

(۹) لیکن کمپنی یہ فرق کرے گی کہ (جس نے عمرہ پیکج حاصل کیا ہوا ہے) کو کمیشن زیادہ دے گی اور غیر ممبر کو کمیشن کم دے گی۔

(۱۰) ممبر عمرہ کو پہلے چار افراد کا ۸۰۰۰ فی کس اور بعد میں فی کس ۵۰۰۰ روپے اور غیر ممبر کو پہلے چار افراد

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

not found.

کا ۵۰۰۰ اور بعد والوں کا ۴۰۰۰ فی کس دیا جائے گا۔

(۱۱) تاہم یاد رہے کہ ممبر کو متعارف کروانے کی وجہ سے اصل پیکج کی قسط معاف نہ ہوگی بلکہ الگ سے کمیشن دیا جائے گا، وہ وصول کر کے قسط کی مد میں جمع کروا سکتا ہے۔

(۱۲) متعارف ہونے والا نیا ممبر جب دوسری قسط ادا کر چکا ہو تو اب محنت کرنے والے کو کمیشن دیا جائے گا۔ پہلی قسط پر کمیشن نہیں دیا جائے گا۔

(۱۳) عمرہ پیکج کی رقم کچھ زیادہ اس لیے رکھی گئی ہے تاکہ انعامات، کمپنی کا فائدہ، اچھی سروس، سہولیات وغیرہ میں استعمال کی جاسکے اور چونکہ عمرہ پیکج کی قیمت وقت کے ساتھ زیادہ ہونے کا امکان ہے اس لیے قیمت زیادہ رکھی گئی۔

(۱۴) پیکج ٹور کم از کم ۱۵ دن کا ہوگا، زائد ہو تو بتا دیا جائے گا۔

(۱۵) ہر ماہ کے پہلے ۱۵ دن میں شامل ہونے والے کے لیے یہ ماہ شمار ہوگا ۱۵ تاریخ کے بعد شامل ہونے والا دوسرے ماہ میں شمار ہوگا۔

(۱۶) عمرہ پیکج کی جمع شدہ رقم کمپنی ''قرض حسنہ'' کے طور پر لوگوں کو دینے کی مجاز ہوگی، ممبران کو بھی قرض حسنہ مل سکتا ہے مگر رقم جتنی ادا کی ہوگی بلاسود اتنی ہی واپس لی جائے گی تاہم رقم دینے یا نہ دینے کا اختیار کمپنی کو ہوگا، قرض حسنہ عمرہ ممبران کے لیے یا ان کی ذمہ داری پر کسی کو بھی دیا جاسکتا ہے علاوہ ازیں عمرہ وکیل (مالک) بھی قرض حسنہ استعمال کر سکتے ہیں۔

(۱۷) ممبر کو ۵ ماہ بعد قرض مل سکے گا اس سے پہلے نہیں، گواہوں کے ساتھ اور چیک کے ذریعہ رقم دی جائے گی۔

(۱۸) کمپنی نے ایک ٹرسٹ بھی قائم کیا ہے جس میں لوگ اپنی مرضی سے اپنی حیثیت کے مطابق چندہ دیں گے، عمرہ پیکج والے ممبران اور قرض حسنہ لینے والے بھی اس ٹرسٹ میں چندہ دے سکتے ہیں یاد رہے ٹرسٹ میں چندہ دینے پر کوئی مجبور نہیں، نہ ہی اس کا اس پیکج کے ساتھ کوئی تعلق ہے۔

(۱۹) ٹرسٹ میں اپنا چندہ جمع کرواتے وقت ٹرسٹ ہولڈر کو اپنا وکیل بنا دیں اور وکیل کو عام اختیار دیدیں کہ اس کو جہاں چاہے خرچ کر سکتا ہے، عوام الناس کے فوائد کے ساتھ عمرہ پیکج کی بہتری اور ممبران کے مفاد کے لیے بھی استعمال کر سکتا ہے حتیٰ کہ وکیل اپنی ذات پر بھی خرچ کر سکتا ہے۔

فوڈا سپیشل پیکج:

اس کا طریقہ یہ ہے کہ آسان ماہانہ اقساط کمپنی کو جمع کروائیں گے پہلے تین ماہ کمپنی آپ کو کچھ نہیں دے گی

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

، چوتھے مہینے آپ کو سامان کی فراہمی شروع ہوگی جس میں ضروریات زندگی، گھریلو اشیاء، آٹا، گھی، دالیں، چاول اور میڈیسن وغیرہ شامل ہیں۔اس میں ممبر کو فائدہ یہ ہوگا کہ چند مہینوں میں رقم تھوڑی جمع کروا کر راشن زیادہ وصول کرے گا، لیکن پیکج میں طے شدہ رقم بعد میں بھی اقساط کے ساتھ ادا کرنا ہوں گی، ہر مہینہ کی قسط مختلف ہوگی لیکن طے شدہ مثلا مہینے ۴۴۴، دوسرے مہینے ۵۵۵، تیسرے مہینے ۶۶۶، فوڈ سپیشل پیکج کا عمرہ پیکج کے ساتھ کوئی تعلق نہیں، دونوں الگ الگ ہیں، تاہم اگر کوئی شخص دونوں پیکج لینا چاہے تو لے سکتا ہے، موت اور بھاگ جانے کی صورت میں بقیہ رقم ضمانت دینے والے ادا کریں گے۔السائل: مرزا محمد سلیم

الجواب

منسلکہ عمرہ پیکج میں درج ذیل خرابیاں ہیں:

(۱) جو قیمت مقرر کی گئی ہے ہر وقت یہ نہیں ہوگی، کبھی کم، کبھی زیادہ ہوگی، ہر ممبر کمپنی کو جو قسط ادا کرے گا یہ قرض ہوگی اور قیمت زیادہ ہونے کی صورت میں اسی قرض پر نفع حاصل ہوگا جو " کل قرض جر نفعا " کے تحت ناجائز ہوگا۔

(۲) عمرہ سے واپسی کے بعد کمپنی پانچ ہزار کی جو اشیاء گفٹ دے گی یہ بھی شرط کے درجہ میں ہے اور بیع میں ایسی شرط لگانا مفسد عقد ہے "نهى النبي ﷺ عن بيع وشرط"۔

(۳) اسی طرح درمیان میں پیکج چھوڑنے کی صورت میں کمپنی ممبر کی جمع شدہ رقم فورا نہیں دے گی جب کہ کمپنی کے پاس کثیر رقم جمع ہے اس کے باوجود واپس نہ کرنا " مطل الغني ظلم " کے تحت ناجائز ہے

(۴) کمپنی پیکج متعارف کرانے والے کو کمیشن کس چیز کے عوض دیا جا رہا ہے؟ جب کہ کوئی محنت نہیں پائی گئی، کمپنی پہلے ہی تشہیر کر چکی ہے صرف کسی کو کمپنی کا پتہ بتلانا تو کوئی محنت نہیں ہے۔

(۵) فوڈ اسپیشل بھی شرعی ضابطہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے جائز نہیں، یہ بھی " کل قرض نفعا فهو ربوٰا " کے تحت داخل ہے، حضرات فقہاء کرام نے اسے ناجائز قرار دیا ہے، چنانچہ ہدایہ میں اسی طرح کی ایک صورت کے تحت صاحب ہدایہ ؒ نے لکھا ہے:

" و من وضع درهما عند بقال ياخذ منه ما شاء يكره له ذلك لانه ملكه قرضا جر به نفعا وهو ان ياخذ منه ما شاء حالا و نهى رسول الله ﷺ عن قرض جر نفعا " (ص ۴۷۱، ج ۴)

فقط والله تعالى اعلم

بندہ عبدالحکیم
۱-۴-۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح
بندہ محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
۱-۴-۱۴۳۶ھ

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

یاد رفتگان

حکیم العصر استاذ جی حضرت مولانا عبدالمجید صاحب ؒ

حضرت مولانا مفتی محمد عبدالمجید فاروقی مدیر و شیخ الحدیث جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام (چوک سرور شہید)

عالم باعمل، شیخ المحدثین، یگانہ روزگار حکیم العصر حضرت الاستاذ ؒ ۱۱ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ بمطابق یکم فروری ۲۰۱۵ء دوپہر زوال شمس کے وقت اس دارفانی سے راہی دارالبقاء ہوگئے۔ انا للہ و ا نا للہ الیہ راجعون ۔

استاذ جی جن کو اب رحمہ اللہ کہتے ہوئے دل کانپتا ہے سے فقیر کا تعلق ۱۹۵۹ء سے تھا، جب ہم طلبہ نے سنا کہ کبیر والا میں ایک استاذ مولانا عبدالمجید ہیں، وہ طلبہ سے بہت محبت کرتے ہیں، اور اسباق بھی خوب پڑھاتے ہیں۔ تو ہم نے شوال ۱۳۸۰ھ میں دارالعلوم کبیر والا میں داخلہ لیا۔

ہمارا ہدایہ اولین کا سبق استاذ جی کے پاس تھا، اس میں مولانا احسان الحق تونسوی ؒ، مولانا خدا بخش شجاع آبادی ؒ کے علاوہ بھی کافی ساتھی تھے، میں دیہاتی لڑکا تھا، لباس اور بودوباش بھی دیہاتی تھی، استاذ جی نے جمعرات پچھلے ہفتہ پڑھے ہوئے سبق کا امتحان لیا۔

تو مجھے فرمایا اوجٹا! تجھے بھی کوئی بات سمجھ میں آئی، فقیر نے ڈرڈر کر جو یاد تھا مسئلہ امر تعبدی وہ سنا دیا، تو مولانا غلام سرور کروڑی (مولوی مختصر) کو فرمایا اس لڑکے کو شام کو میرے مکان پر لے آ، وہ اس بندے کو لے کر گئے تو آپ دوسرے لڑکوں کے ساتھ بیٹھے چائے پی رہے تھے، میں پیچھے ہٹنے لگا، تو آپ نے فرمایا آؤ مولوی صاحب آؤ، اور فرمایا

دیدار مے نمائی و پرہیز مے کنی   بازارِ خویش و آتش ما تیزے کنی

بس اس دن کے بعد تو شفقتوں کی بھرمار ہوگئی۔ اسباق کے بعد اکثر درِ دولت پر حاضری ہوتی۔

آپ کا سبق کیا تھا وہ ایک علم و یقین کا بحرِ بیکراں ہوتا۔ سبق میں صرف کتاب کا مفہوم ہی نہیں بلکہ اس کی حقیقت تک پہنچاتے، طلبہ کی اخلاقی تربیت پر خصوصی توجہ ہوتی، اکابر سے والہانہ تعلق تھا، ہر محفل میں علماء دیوبند کے واقعات برجستہ ارشاد فرماتے،

خصوصاً حضرت نانوتوی ؒ اور حضرت گنگوہی ؒ، حضرت شیخ الہند ؒ اور شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی ؒ کے واقعات تو گویا نوک برزبان تھے، اور ان حضرات سے عشق تھا۔

شیخ سعدی ؒ کے واقعات، تجربات، وارشادات، سے طلبہ کو مستقبل کی زندگی میں پیش آنے والے مسائل و

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

مشکلات سے روشناس کراتے تھے۔

مسلک علماء دیو بند سے وابستگی اتنی شدید تھی کہ فرماتے بس اکابر کے پیچھے چل کر لکیر کے فقیر بن جاؤ گمراہی سے بچ جاؤ گے ورنہ گمراہی کا خطرہ ہے۔

آپ کے درس مشکوۃ شریف کی شہرت اور خوشبو دور دور تک پھیلی ہوئی تھی، ہم نے حضرت سے ۱۹۶۲ء میں مشکوۃ پڑھی، حضرت فرماتے کہ مشکوۃ صحیح طور پر سمجھ کے پڑھ لو تو ان شاءاللہ دورہ کے اسباق بآسانی سمجھ آئیں گے، مشکوۃ کے درس میں طلبہ کو حدیث پڑھنے کا ذوق عطا فرماتے۔ مشکل مباحث چٹکیوں میں حل فرما کر دل و دماغ میں بٹھاتے۔

اسی زمانہ میں مسئلہ حیاۃ النبی ﷺ وسماع موتی، مسئلہ توسل بالذات وغیرہ بھی شروع ہوئے، اس سے ایک سال پہلے جامعہ خیر المدارس ملتان کے جلسہ عام میں خطاب کرتے ہوئے جناب مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری مرحوم نے ان مسائل پر تفرد اختیار کیا اور مسئلہ حیاۃ النبی ﷺ کا صراحۃً انکار کیا جس کی اسی جلسہ میں حضرت مولانا خیر محمد جالندھری ؒ نے تردید فرماتے ہوئے کہا تھا کہ ہمارے اکابر دیو بند کا مسلک یہ نہیں اس کے بعد خوب اختلاف چلا حضرت استاذ جی ؒ نے ان مسائل پر اتنی تحقیق وتدقیق کی کہ مولانا غلام اللہ خان صاحب مرحوم فرماتے تھے، کہ کبیر والا میں کوئی مولوی عبدالمجید ہے؛ وہ ہماری بہت تردید کرتا ہے، ہر سبق میں پانچ، دس منٹ ضرور ان مسائل پر کلام فرماتے، جس کی وجہ سے طلبہ میں اکابر علماء دیو بند سے وابستگی مضبوط سے مضبوط تر ہوتی رہتی۔

حتیٰ کہ حضرت شیخ القرآن ؒ ملتان تشریف لائے اور حضرت استاذ جی ؒ بھی چند طلبہ کے ہمراہ کالا منڈی پہنچے، ایک نالائق طالب علم کو کچھ سوالات بتائے، جب اس نے حضرت شیخ القرآن ؒ سے سوالات پوچھے تو کچھ بحث کے بعد حضرت شیخ القرآن نے فرمایا ابھی چلو میری تقریر کا وقت ہو گیا ہے اس کے بعد آنا لیکن مرحوم تقریر کے بعد ہمیں بسیار کوشش کے باوجود نہ مل سکے، حضرت کا عصر کے بعد دو اڑھائی میل سیر کرنے کا معمول تھا جس میں یہ ناکارہ ساتھ ہوتا دن بھر کے اسباق کے دوران مباحث اور طلبہ کے سوالات اور ان کے حکیمانہ جوابات اس سیر کے دوران اس فقیر کو سناتے شاید اسلئے کہ یہ نالائق بھی کچھ سمجھ بوجھ حاصل کرلے۔

مولانا منیر احمد منور دامت برکاتہم (حال شیخ الحدیث باب العلوم کہروڑ پکا) حضرت استاذ جی کی خدمت میں ہمہ تن مہمک ہوتے، شاید اسی خدمت کا صلہ ہے کہ اللہ کریم نے ان کو حضرت جی ؒ کی جانشینی پر سرفراز فرمایا ہے والحمدللہ۔

مولانا موصوف اس سال غالباً اولیٰ یا ثانیہ میں تھے، طلبہ کی تربیت پر خصوصی توجہ فرماتے کہ کسی محفل میں ان سے ایسی بات نہ ہو جو باعث ندامت ہو، ایک دفعہ یہ فقیر حضرت جی کے ساتھ تھا ہم شورکوٹ بازار سے گزر رہے تھے، کہ شورش کاشمیری مرحوم کا ہفت روزہ چٹان اکثر دکانداروں کو مطالعہ کرتے ہوئے دیکھا، جناب شورش مرحوم ان دنوں بدعت اور اہل بدعت پر خوب تنقید کرتے تھے جسکے جواب میں مخالفین کے تقریباً بیسیوں رسالے اور پمفلٹ گالی گلوچ سے بھرے شائع ہو رہے تھے، شورش صرف ایک صفحہ ہفتہ میں لکھتے، ان کو ہفتہ بھر وہ کافی ہوتا تو حضرت نے فرمایا کہ ما

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

شاءاللہ چٹان کے قاری یہاں بہت ہیں، بندہ نے کہا کہ نہیں حضرت یہ تو ضروری نہیں کہ سارے متفق ہوں ممکن ہے کچھ لوگ اسلئے پڑھ رہے ہوں کہ دیکھیں اس نے کیا لکھا ہے، اس پر خوب گرفت فرمائی کبھی بڑے کی بات کو نہیں کہہ کر ردنہ کیا کرو، کہ یہ سخت بے ادبی ہے، بلکہ جی ہاں کہہ کر پھر اپنی بات واضح کیا کرو۔

کئی سالوں سے بفضلہٖ تعالیٰ حافظ عبدالرشید صاحب کراچی والوں کی رفاقت میں حج بیت اللہ کیلئے ہر سال حاضری دینے کا معمول تھا، وہاں بھی حضرت حکیم العصرؒ کا عجیب حال ہوتا کبھی وہاں زیارت کا شرف حاصل ہوتا تو فیوض حرمین سناتے، ایک دفعہ فرمایا روضۂ انور پر حاضری کے وقت یہ تصور کیا کرو کہ میں حدیث کا طالب علم ہوں گویا عرض کررہا ہوں کہ یارسول اللہ ﷺ مجھے اپنی حدیث آگے بیان کرنے اور پڑھانے کی اجازت عنایت فرمائیں، تو عجیب لذت ہوگی، سوایسا ہی ہوا۔ہم مدینہ کیوں جاتے ہیں یہ تو آپ کا ایک فقیدالمثال خطبہ ہے۔جو بفضلہٖ تعالیٰ خطبات حکیم العصر میں بھی شائع ہوگیا، اورالگ بھی کتابی شکل میں طبع ہوا، جس کا حرف حرف عشق نبوی ﷺ میں ڈوبا ہوا ہے۔اشاعت حدیث کا آپ کو ایک شوق تھا، اسی لئے جب ۱۴۰۰ھ میں جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام میں مشکوۃ شریف پڑھنے والوں کی تعداد تقریباً بیس کے قریب تھی، تو عرض کیا کہ انکو کہاں بھجیں، فرمایا خوددورہ شروع کراؤ بندہ نے عرض کیا کہ اس نالائق میں اتنی لیاقت اور جرأت کہاں ہے کہ صحیح بخاری پڑھا سکوں، فرمایا میں کہہ رہا ہوں شروع کراؤ لیاقت اللہ کریم عنایت فرمادیں گے، چنانچہ شوال ۱۴۰۰ھ میں حضرت الاستاذ مولانا علی محمد ؒ شیخ الحدیث دار العلوم کبیر والا کی معیت میں خود تشریف لائے تو صحیح بخاری کا درس شروع کرایا۔دوران سال بندہ کو عمرہ پر جانا نصیب ہوا تو اپنے اسباق چھوڑ کر ایک ماہ کیلئے جامعہ قاسمیہ تشریف لائے اور صحیح بخاری کا سبق پڑھاتے رہے قربان اس ایثار پر کہ اپنے اسباق چھوڑ کر ایک نالائق شاگرد کی خاطر جامعہ قاسمیہ پوراماہ تشریف لائے۔بندہ کی واپسی پر باب العلوم تشریف لے گئے اور اسباق مکمل فرمائے، غالباً خیر المدارس اور قاسم العلوم کے بعد اس علاقہ میں جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام چوک سرور شہید میں پہلا دورہ حدیث شروع ہوا۔

اس کے بعد تو بیسیوں مدارس میں اپنے شاگردوں سے حدیث کے اسباق شروع کرائے۔جامعہ محمودیہ جھنگ، جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا، جامعہ قادریہ صادق آباد ل، جامعہ رحیمیہ ملتان، جامعہ فاروقیہ شجاع آباد، جامعہ مدنیہ بہاولپور، جامعہ ابوہریرہ میلسی، جامعۃ العصر پیرمحل، جامعہ عربیہ سعدیہ خانقاہ سراجیہ، جامعہ عبیدیہ فیصل آباد، جامعہ خالد بن ولید ٹھینگی وہاڑی اس کے علاوہ بھی سندھ اور کراچی کے مدارس میں آپ کے شاگردوں کی ایک بڑی تعداد خدمت حدیث پر مامور ہے۔محرم کی ابتدا سے ہر ساتھی کی کوشش ہوتی کہ استاذ جی ؒ سے ختم بخاری کیلئے وقت لیں، آپ ضعف اور بیماری کے اور ڈاکٹر کے سفر سے سخت منع کے باوجود طویل سفر کر کے ہر جگہ بخاری کی آخری حدیث کا درس دیتے، اور عجیب نکات بیان فرماتے، اور فرماتے اللہ جب تک توفیق دے رہا ہے، میں اللہ کے دین کا کام کر رہا ہوں ، جب بھی ہم پوچھتے کہ حضرت صحت مبارک کیسی ہے، فرماتے اللہ کی توفیق سے چل رہا ہوں۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

نباض ملت حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی ؒ

از قلم: صاحبزادہ حضرت مولانا سید محمد معاویہ امجد شاہ صاحب (مخدوم پور)
جانشین امینِ ملت، پیر طریقت حضرت مولانا سید محمد امین شاہ صاحب ؒ

اس ایک شخص میں تھیں دلربائیاں کیا کیا ہزار لوگ ملیں گے مگر کہاں وہ شخص

۱۹۲۸ء میں دارالعلوم دیوبند میں صدر مدرس اور شیخ الحدیث کے عالی منصب کے لیے حکیم الامت حضرت تھانوی ؒ کی زیر سرپرستی مجلس شوریٰ کا اجلاس طلب کیا گیا، اس عظیم مسند کے لیے حجۃ الاسلام حضرت نانوتوی ؒ کی مجوزہ دستوری شرائط پڑھ کر سنائی گئیں، جس میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ اس عہدہ پر فائز شخصیت کے لیے دیگر اوصاف حمیدہ وکمالات ضروریہ کے ساتھ ساتھ مجاہدانہ مزاج کا حامل ہونا بھی ضروری ہے تو حضرت اقدس تھانوی ؒ نے فرمایا کہ یہ جملہ حسنات وصفات بدرجہ اتم شیخ الہند ؒ کے روحانی وعلمی جانشین (حضرت مولانا) سید حسین احمد مدنی ؒ میں موجود ہیں، جس کے بعد باتفاق رائے اس عہدہ کے لیے حضرت مدنی ؒ کی تقرری ہوئی، تاریخ وفات ۱۵۔۱۲۔۱۹۵۷ء تک شیخ مدنی ؒ اس مسند جلیلہ پر جلوہ افروز رہے، دیوبندی مشرب سے تعلق رکھنے والا ہر عالم دین باطل کے لیے سیف بے نیام ہوتا ہے کیونکہ علماءِ حق کا یہی طرۂ امتیاز ہے، حق گوئی وبے باکی علماءِ دیوبند کو ورثہ میں ملی ہے اور جو حق چھپاتے ہیں دنیا کماتے ہیں، کتمان علم کرتے ہیں، وہی علمائے سو کہلاتے ہیں، جس کے بدنما داغ سے کاروانِ حق کی مقدس جبیں محفوظ ہے۔

اس سلسلۃ الذہب کے ایک عظیم انسان نباض ملت حکیم العصر مخدوم العلماء رئیس المفسرین سراج المحدثین ترجمان مسلک حق علماءِ دیوبند بزم تھانوی ؒ کے چمکتے چراغ مشن مدنی کے علمبردار شیخ المشائخ مولانا عبدالمجید لدھیانوی قدس سرہ تھے، جنہوں نے ۶۰ سال مسند تدریس کو رونق بخشی۔ ۴۳ سال باب العلوم کہروڑپکا میں بحیثیت شیخ الحدیث صدر معلم رہے، تدریس میں مجتہدانہ شان رکھتے تھے، اساتذہ وطلباء کو قناعت وخودداری کا درس استغناء دیتے، منقولات ومعقولات میں جس فن کی کتاب آپ کے زیر تدریس ہوتی اس کی تفہیم وحسن تعبیر دلکش دلنشیں کرانے پر وہ بہی طور پر مکمل دسترس حاصل تھی، حضرت الشیخ مدنی ؒ نے در رسول مقبول ﷺ پر دعاء کی تھی کہ خواندہ ناخواندہ جملہ علوم وکتب مقدر بن جائیں، بتوسل رسالت مآب ﷺ در حق تعالیٰ سے شرف پذیرائی نصیب ہوا، بعینہ حضرت الشیخ حکیم العصر کو ببرکت نسبت مدنی ؒ یہ نعمت غیر مترقبہ میسر ہوئی، آپ نے فرمایا، جب بھی مدینہ طیبہ جاتا تو مسجد نبوی میں منبر رسول ﷺ کے سامنے ہاتھ اٹھائے دامن پھیلائے عرض کرتا کہ یا اللہ! اس منبر سے جس علم اور دین کی اشاعت ہوئی ہے وہ دین صحیح صحیح مجھے عطا فرمائیں،

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

ان قبولیت کے اوقات ومقامات مقدسہ کی بدولت آپ نے فرمایا تھا کہ ۲۰۰۶ء میں سفر حج کے موقع پر مقام مزدلفہ شریف میں بعد نماز فجر اچانک نیند آ گئی، جس میں خواب دیکھا کہ میں نے جو قمیص زیب تن کی ہے وہ پاؤں تک لمبی ہے اور رفقاء سے کہہ رہا ہوں کہ مجھے لمبی قمیص پہننے کی پہلے سے عادت ہے، جب بیدار ہوا تو تعبیر میں فوراً وہ حدیث یاد آ گئی جس میں ہے کہ حضرت عمر فاروق ◆ نے خواب دیکھا کہ کچھ صحابہ کرام ⌂ کی قمیص گھٹنوں سے اوپر تک ہے اور کچھ کی گھٹنوں تک اور عمر ◆ کی قمیص پاؤں تک لمبی ہے تو حضور ♏ نے اس کی تعبیر یہ بتائی کہ عمر ◆ کو سب سے زیادہ علم نصیب ہوگا، آپ نے فرمایا مجھے اس خواب اور اس کی تعبیر میں حدیث مذکور یاد آنے سے بہت خوشی ہوئی کہ میری مسجد نبوی میں منبر رسول ♏ کے سامنے مانگی ہوئی دعا قبول ہوگئی ہے، اس وقت میرا یقین بالکل پختہ ہوگیا کہ میرے اکابر سے مجھے جو علم ملا ہے وہ بالکل صحیح ہے، یہی وجہ ہے کہ اکابر کی تحقیقات کے خلاف کسی نام نہاد محقق کی بات برداشت نہیں کرتا اور خاموش تماشائی نہیں بنتا، بلکہ احقاق حق وابطال باطل کا منصبی فریضہ ادا کرتا ہوں (ملاحظہ ہو خطبات حکیم العصر ص ۱۳۱ ج ۲)

آپ کی ان مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات سے عشق رسول ♏ بھی نمایاں ہے، آپ اپنے ایک خطاب بعنوان ''ہم مدینہ کیوں جاتے ہیں'' میں فرماتے ہیں کہ مکہ والا تو ہر جگہ مل جاتا ہے مدینہ والا کہیں اور نہیں ملتا، اس لیے ہم بار بار مدینہ آتے ہیں:

اے کاروان شوق یہاں سر کے بل چلو — مدینہ کے راستہ کا کانٹا بھی پھول ہے

اکابر دیو بند منبع الفیوض والبرکات اور جامع الکمالات والحسان تھے، ہر پھول کا اپنا رنگ اور خوشبو ہوا کرتی ہے، مقولہ کے مطابق جملہ اکابرین اپنی مثال آپ تھے، حضرت حکیم العصر ؒ سب بزرگوں کے مداح ونغمہ خواں تھے، لیکن خاص طور پر حضرت الشیخ مدنی ؒ کے طور وطرز اور ان کے نظریہ ومشن اور جذبہ جہاد کے حقیقی ترجمان وعکس جمیل تھے۔

نطق کو سو ناز ہے تیرے لب اعجاز پر — محو حیرت ہے ثریا رفعت پرواز پر

میرے والد گرامی حضرت مولانا سید محمد امین شاہ تلمیذ حضرت مدنی ؒ فاضل دیو بند فرماتے تھے کہ امام الاولیاء حضرت لاہوری ؒ نے فرمایا تھا کہ جو مفسر ومحدث حالات حاضرہ کی روشنی میں تفسیر قرآن وتشریح حدیث نہیں کرتا اور عصری فتنوں کا تعاقب نہیں کرتا وہ خائن اور بد دیانت ہے۔ حضرت حکیم العصر نباض ملت تھے، اپنی تقریر وتحریر ودروس میں باطل فرقوں/ باطل پالیسیوں کی خوب خوب قلعی کھولتے تھے، آپ کا بعض مدارس میں سال میں ایک ہی مرتبہ اختتام بخاری کے موقع پر جانا ہوتا تھا، بخاری شریف کی آخری حدیث کی تلاوت کے بعد اکثر وبیشتر فرماتے کہ بھائی تلاوت کے ساتھ بخاری مکمل ہوگئی ہے اس وقت عوام وخواص جمع ہیں، عصری ضرورت کے مطابق جس کی ضرورت محسوس کرتے ملکی/ عالمی یا مسلکی/ یا سیاسی نظریہ ضرورت پر بلاخوف لومۃ لائم مدلل مفصل خطاب کرتے تھے۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

ہوا تھی گو تند وتیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا تھا وہ مردِ درویش جسے قدرت نے دیے تھے اندازِ خسروانہ

آپ ؒ ہر فن میں انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت رکھتے تھے، امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، شیخ الحدیث، خطیب وادیب، عابد وزاہد اور تمام عظیم نسبتوں کے ساتھ ساتھ فرق باطلہ مرزائیت، ناصبیت، خارجیت، مماتیت کی کماحقہ خبر لینے اور تعلیم وتربیت کے انوکھے انداز کی وجہ سے آپ کو حکیم العصر کہا جاتا تھا، عصری فتنوں کی تردید میں اپنے ذاتی مطالعاتی ذوق کی بجائے اپنے اکابرین وعمائدین مشائخ دیوبند کی تحقیقات کو حرف آخر سمجھتے ہوئے اس میں نجات وفلاح کا مدار سمجھتے تھے، جیسا کہ آپ کے مواعظ سے واضح ہے، آج بھی اگر فی الحقیقت کوئی شخص آپ کی عظمت کا معترف ہے اور اکتساب فیض کا خواہاں ہے تو آپ کی تفسیر تبیان الفرقان کا مطالعہ کرے جس کی ۶ جلدیں شائع ہو چکی ہیں اور بقیہ جلدیں تکمیل کے مراحل میں ہیں، افادات، دروس بخاری کی ایک جلد بنام دلیل القاری طبع ہو چکی ہے، خطبات حکیم العصر ۱۲ جلدوں کو ۶ جلدوں میں یکجا کر دیا گیا ہے، مجالس حکیم العصر ایک جلد شائع ہو چکی ہے، یہ علوم ومعارف کا خزینہ جریدۂ عالم پر آپ نقش دوام اور ابدی حیات کا ذریعہ ہیں جس کی وجہ سے آپ سے استفاضہ واستفادہ کا سلسلہ جاری وساری رہے گا، جیسا کہ ملکہ زیب النساء کے شعر کا مفہوم ہے:

میں اپنے کلام میں اس طرح مخفی ہوں جیسے گلاب کی پنکھڑیوں میں خوشبو چھپی ہوئی ہے
جس کا دل مجھے دیکھنا چاہتا ہے وہ میرا کلام پڑھ لے
میرے تمام قلبی جذبات وکیفیات میرے کلام میں نمایاں ہیں

جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا آپ کا ادارہ، آپ کی تصانیف، آپ کے تلامذہ، آپ کے ہزاروں روحانی بیٹے آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہیں۔ دعائے نبوی **اللّٰھم بارک لی فی الموت و فیما بعد الموت** کے مطابق موت بھی مبارک تھی، زندگی بھر احادیث پڑھاتے رہے، آخری دن یکم فروری ۲۰۱۵ء کو بھی اپنے جامعہ میں درس بخاری پڑھا کر ملتان میں سینکڑوں علماء کے سامنے بھرے اجلاس میں بھی درس حدیث دے کر اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے اور پھر تاریخی نماز جنازہ میں ایک لاکھ سے زیادہ علماء، اتقیاء، اصفیاء، طلباء کی شرکت برکت بعد الموت کی پہلی بشارت تھی اور پھر جامعہ میں تدفین جو مہمانان رسول مقبول ﷺ اور ہجوم عاشقان سے معمور بقعۂ نور علی نور نصیب ہوگئی، یہ بھی آپ کی آخری حسرت تھی جو پوری ہوگئی، فرماتے تھے کہ مرنے کے بعد بھی طلبہ کے زیرِ قدم رہنا چاہتا ہوں ع

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را
سر جھکا یا نہ کبھی تو نے جفا کے آگے سرخرو ہوتا رہا اپنے خدا کے آگے

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

یاد رفتگان

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی ؒ

از: محترم جناب حافظ سید محمد اکبر شاہ بخاری صاحب (جام پور)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ ایک جلیل القدر محدث ومفسر اور عارفِ کامل تھے۔ اُن کا علم وعمل، زہد وتقویٰ اور خلوص وللّٰہیت مسلم تھا۔ اُن کی تدریسی، تبلیغی اور تصنیفی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ آپ سلف صالحین کا عین نمونہ تھے۔ آپ ضلع لدھیانہ کی تحصیل جگراؤں کے علاقہ سلیم پور سدھوواں میں ۵ جون ۱۹۳۴ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اور پرائمری سکول تک اپنے علاقہ سلیم پور میں حاصل کی۔ پھر قیام پاکستان کے بعد ۱۹۴۷ء میں ہجرت کر کے شورکوٹ میں آباد ہوگئے اور مڈل کا امتحان شورکوٹ کے سکول سے دیا۔ ثانوی دینی تعلیم کیلئے دارالعلوم ربانیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں داخلہ لیا اور مختلف علوم وفنون کی کتابیں پڑھیں۔ بعد ازاں دورۂ حدیث کی کتب جامعہ قاسم العلوم ملتان میں پڑھیں اور اکابر اساتذہ سے علوم وفیوض حاصل کیے۔ آپ کے ممتاز اساتذہ میں جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا عبدالخالق صاحب رحمۃ اللہ علیہ بانی دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا اور مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ؒ سابق وزیر اعلیٰ سرحد خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

جامعہ قاسم العلوم ملتان سے ۱۹۵۵ء میں فراغت کے بعد اساتذہ کے حکم پر جامعہ قاسم العلوم ہی میں تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ بعد ازاں دارالعلوم کبیر والا اور پھر ۱۹۷۰ء سے آخر دم تک تقریباً چوالیس سال تک جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا میں حدیث رسول ﷺ کے چراغ جلاتے رہے، سینکڑوں جید علماء آپ کے تلامذہ میں شامل ہیں۔ آپ نے جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا میں تقریباً نصف صدی قال اللّٰہ وقال الرسول ﷺ کی صدائیں بلند کی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ باطل عناصر کے سامنے کلمۂ حق بھی بلند فرماتے رہے ہیں۔ آپ نے اس زمانہ میں متعدد تصانیف بھی تالیف فرمائیں جن میں تفسیر قرآن کریم اور شرح بخاری شریف زیادہ مشہور ہیں۔ ہزاروں طالبانِ علم وعمل نے آپ ؒ سے

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

کسبِ فیض کیا اور آپ کے فیوضات علمی سے سیراب ہوئے جو اطراف ملک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ نے اصلاح و تربیت کیلئے سلسلۂ چشتیہ کے معروف روحانی بزرگ حضرت اقدس سید نفیس الحسینی شاہ صاحب ؒ خلیفہ مجاز حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری ؒ سے رجوع کیا اور ان کی صحبت میں رہ کر سلوک و تصوّف کے منازل طے کئے تھے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو خلافت واجازت سے بھی سرفراز فرمایا تھا۔ اور پھر آپ بھی شیخ کامل ثابت ہوئے۔ مولانا زبیر احمد صدیقی اور مولانا عبدالمجید چوک سرور شہید آپ کے خلفاء ہیں۔ اور سینکڑوں مریدین ہیں جو ملک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ کے ہم عصر علماء میں شیخ الحدیث مولانا نذیر احمد فیصل آبادی، مولانا عبدالرحمٰن اشرفی، مفتی عبدالستار ملتانی، مفتی علی محمد کبیروالوی ۰ اور دیگر جید علماء شامل ہیں۔ یہ سب اکابر علماء دیوبند اپنے علم وعمل میں اسلاف کا نمونہ تھے۔

درس و تدریس، تصنیف و تالیف اور تبلیغ و اصلاح وارشاد کے علاوہ آپ نے ردِ قادیانیت اور تحفظ ختم نبوت کیلئے بھی قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ ۲۰۱۰ء میں آپ غالباً عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ساتویں مرکزی امیر منتخب ہوئے اور تقریباً پانچ سال تک آپ نے بڑی تندہی و جانفشانی سے مجلس کے مرکزی امیر کی حیثیت سے عظیم خدمات انجام دیں، آپ کے دورِ امارت و قیادت میں مجلس تحفظ ختم نبوت نے جو ترقی کی منزلیں طے کی ہیں وہ تاریخی ہیں۔ اور ناقابل فراموش ہیں۔ آپ نے مبلغ اسلام کی حیثیت سے بھی قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں، ملک و بیرون ممالک میں آپ نے ختم نبوت کانفرنسوں میں متعدد خطاب فرمائے ہیں اور دارالعلوم دیوبند میں بھی خطاب کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ ملک بھر کے دینی مدارس کے آپ سرپرست اور مجلس شوریٰ کے رکن رہے۔ ملک کے تمام دینی اجتماعات میں آپ کو خصوصی دعوت دی جاتی اور آپ کی صدارت میں جلسے و کانفرنسیں منعقد ہوتی تھیں، آپ نے واقعی عالم باعمل اور حق گو عالم دین کا کردار ادا کیا۔ آپ ہمیشہ علماء کی محفل میں ایک ممتاز حیثیت کے حامل شخصیت تھے۔ احقر راقم الحروف کو بہت سے پروگراموں میں حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت اور بیانات سننے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ ہمیشہ متواضع اور منکسر المزاج پایا۔ اخلاق وعادات میں سلف صالحین کی جھلک نظر آئی اور آپ کی صحبت میں چین وسکون اور راحت قلبی محسوس ہوئی۔ آپ علم وعمل کا پیکر اور شیخ مربّی تھے۔ بہت سی دینی تنظیموں کی سرپرستی فرماتے تھے۔ اور دینی مدارس بالخصوص وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سرپرست بھی تھے اور انتہائی محبت وشفقت سے وفاق المدارس کیلئے دُعا گو رہتے اور قائدین وفاق کیلئے مخلصانہ دُعائیں فرماتے

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

رہتے تھے۔آخر وقت میں بھی وفاق المدارس سیمینار میں ملتان تشریف لائے اوراجلاس کی صدارت فرمائی۔ اپنے صدارتی خطبہ میں بھی مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کیلئے دُعائیں کیں۔

مختصر یہ کہ وفاق المدارس کے جلسہ میں خطاب کے بعد آپ کی طبیعت خراب ہوئی اور آناً فاناً دل کا دورہ پڑا اور آپ یکم فروری ۲۰۱۵ء کو وفاق المدارس کے سیمنار ہی میں رحلت فرما گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔۲ فروری بروز سوموار کو جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا کے مہتمم صاحب کے فارم ہاؤس میں نمازِ جنازہ ادا کی گئی۔ہزاروں عقیدتمندوں نے شرکت کی۔نمازِ جنازہ کی امامت وفاق المدارس پاکستان کے صدر حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب نے فرمائی۔نمازِ جنازہ کے عظیم اجتماع سے مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، مولانا محمد احمد لدھیانوی اور مولانا اللہ وسایا اور دیگر اکابر نے خطابات کئے اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور مولانا مرحوم کی وفات کو عالم اسلام کا عظیم سانحہ قرار دیا گیا۔مولانا مرحوم نے اپنے آخری خطاب میں فرمایا کہ ’’علماء اور دینی مدارس ملک وملت کے خیر خواہ ہیں اور ہم صحیح معنوں میں محبّ وطن ہیں کیونکہ ہمارے اکابر نے پاکستان کیلئے قربانیاں دی ہیں۔اور ہمارے اکابرین کا خون اس کی بنیادوں میں شامل ہے۔ہم حکومت کو یقین دلاتے ہیں کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان آپ کے ہر جائز معاملات میں آپ کے ساتھ ہے اور پاکستان کو اپنے لئے نعمت عظمی سمجھتے ہیں۔

اخبارات کی رپورٹ کے مطابق جنازہ میں ایک لاکھ سے زائد افراد تھے اور ملک بھر کے جید علماء وزعماء شریک تھے، نمازِ جنازہ میں ممتاز علماء مولانا سلیم اللہ خان، قاری محمد حنیف جالندھری، مولانا محمد احمد لدھیانوی، مولانا خالد محمود، مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی عبدالرشید راولپنڈی، مولانا عبدالرزاق اسکندر، مولانا زبیر احمد صدیقی، مولانا ظفر احمد قاسم، مولانا ارشاد احمد، مفتی حامد حسن، مولانا خواجہ خلیل احمد، مولانا خواجہ عزیز احمد، مولانا عبدالکریم ندیم، مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری، مولانا بشیر احمد شاد، مفتی مظہر شاہ اسعدی، مولانا رشید احمد شاہ جمالی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی اور مولانا ڈاکٹر محمود الحسن عارف قابل ذکر ہیں۔نمازِ جنازہ کے بعد آپ ہی کے مدرسہ جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔اللہ تعالیٰ درجاتِ عالیہ نصیب فرمائیں۔آمین

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

میرے شیخ حکیم العصرؒ کے انمول ملفوظات

مولانا محمد عثمان صاحب (متخصص فی الفقہ جامعہ خیر المدارس)

اس امت مرحومہ میں لاکھوں علماء وفضلاء پیدا ہوئے، اور اپنے نورانی آثار دنیا کے لیے چھوڑ گئے، لیکن ایسی ہستیاں معدودے چند ہیں جن کا فیض عالمگیر اور محبوبیت عام قلوب کی امانت ہو اور جن کے علم کے ساتھ عمل سے امت نے استفادہ کیا ہو، میرے شیخ اور مربی حضرت اقدس حکیم العصر مولانا عبدالمجید لدھیانوی ؒ انہی شخصیات میں سے ایک ممتاز شخصیت تھے جو صدیوں میں پیدا ہوتی ہیں اور صدیوں کو علم وفضل سے رنگین کر جاتی ہیں، آپ کا علم، حافظہ، تقوی، طہارت اور زہد وقناعت مثالی تھا، آپ کے اقوال وافعال ہر عام وخاص کے لیے ایک عظیم مشعل راہ ہیں، جن سے ایمان کی مضبوطی، عمل کی پختگی، جراءت اور بہادری سے باطن منور ہوتا ہے، حضرت شیخؒ کے دروس حدیث جن میں احادیث مبارکہ کے نور کے ساتھ ساتھ آپ کی علوم ومعرفت، حکمت وبصیرت کی باتوں سے وہ مجالس اور زیادہ پر رونق ہو جاتی تھیں آپ کے انہی بحر علوم سے چند ایک موتی بکھیرنا مقصود ہے کہ جن کی وجہ سے دین کے ساتھ محبت اور اس کی خاطر مر مٹنے کا شوق اور جذبہ اور اکابر کے ساتھ عقیدت وتعلق پیدا ہوتا ہے۔

⌘ فرمایا کہ سلف صالحین اور اکابرین کا طرز عمل ہمارے لیے ایک روشنی مہیا کرتا ہے ہم ان کی راہ پہ چلیں گے جہاں وہ پہنچیں گے ہم بھی ان کے ساتھ پہنچ جائیں گے، جہاں سے نئی نئی پگڈنڈیاں نکلتی ہیں، ان سے بچو۔

⌘ فرمایا کہ ہمارا تجربہ ہے کہ جو استادوں کا بے ادب ہوتا ہے یا تو وہ ویسے ضائع ہو جاتا ہے یا اس کا علم اسے گمراہ کر دیتا ہے۔

⌘ فرمایا کہ آدمی نیک لوگوں کے ساتھ محبت رکھے، قیامت کے دن انہی کا ساتھ نصیب ہوگا کیونکہ حدیث ہے کہ المرء مع من احب ۔

⌘ فرمایا کہ مشاجرات صحابہ کرام ؓ یہ متشابہات قرآن کی طرح ہیں، ان میں نہ پڑو، بس تمام صحابہ کرام ؓ کی محبت وعظمت دل میں رکھو۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

⌘ فرمایا کہ دل دلیلوں سے نہیں بدلا کرتے، دل دلوں سے بدلا کرتے ہیں، دلیل سے آپ مدمقابل کو خاموش تو کرا سکتے ہیں اس کا دل نہیں بدل سکتے۔

⌘ فرمایا کہ اپنے بزرگوں سے جو باتیں آتی ہیں وہ قابل اطمینان ہوا کرتی ہیں، ان کو دیکھ لیا کرو۔

⌘ فرمایا کہ حضرت مدنی ♋ سے کسی نے پوچھا کہ داڑھی پر خضاب کیوں لگاتے ہو؟ تو حضرت ♋ نے فرمایا کہ انگریز یہ نہ سمجھے کہ مدنی بوڑھا ہو گیا ہے، اب ہمارا پیچھا چھوڑ دے گا۔

⌘ فرمایا کہ باطل کی کتابوں کا مطالعہ نہیں کرنا چاہیے، جب تک اپنا عقیدہ دلائل کے ساتھ نہ سمجھ لو۔

⌘ فرمایا کہ اختلاف کی نسبت حق کی طرف نہیں بلکہ جو حق سے جدا ہوگا اس کی طرف ہوگی۔

⌘ فرمایا کہ بہت پکا عقیدہ رکھا کرو کچے نہ ہوا کرو، اکابر کی سیرت یہی بتلاتی ہے۔

⌘ فرمایا کہ جب مدارس کے خلاف ایک ہوا چلی تو میں نے کہا یہ طلباء کمزور کمزور سے لگتے ہیں، ان کو کمزور نہ سمجھو، اللہ کی طاقت انہی کے ساتھ ہے۔

⌘ فرمایا کہ جب ظالموں کے ساتھ موافقت کا ذہن پیدا ہو جاتا ہے تو دین ختم ہو جاتا ہے۔

⌘ فرمایا کہ انبیاء □ کی ساری زندگی یہی بتلاتی ہے کہ باطل کے ساتھ ٹکراؤ میں ہی انسانیت کی حیات ہے۔

آپ کا اگلا ملفوظ جو آپ ♋ نے حضرت تونسوی ♋ کی وفات کے اگلے روز حدیث کے سبق میں تسلی دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ جس سے آج ہمیں حضرت شیخ ♋ کی ظاہری جدائی پر تسلی اور سبق ملتا ہے۔

⌘ فرمایا کہ اللہ کی عادت ہے کہ بڑوں کو اٹھاتا ہے، چھوٹوں کو بڑا بنا دیتا ہے، اب کام سنبھالنے کی کوشش کرو، یہ نہیں کہ تم ان کو روتے رہو، یہی سنت ابی بکر صدیق ♦ ہے اس موقع پر حضرت ابوبکر صدیق ♦ کو یاد کرنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت ♋ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

جامعہ خیر المدارس ملتان کے مہتمم
حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہ کی مصروفیات واسفار

ترتیب: مولانا شبیر احمد بہلوی صاحب مدظلہ (مدرس جامعہ خیر المدارس ملتان)

اسلام آباد: اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے اجلاس میں شرکت:

۱۶ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ مطابق ۶ فروری ۲۰۱۵ء بروز جمعۃ المبارک حضرت مہتمم صاحب زید مجدہم شام کے وقت جامعہ خیر المدارس ملتان سے اسلام آباد کے لیے روانہ ہوئے، بعد نماز عشاء اسلام آباد میں اتحادِ تنظیماتِ مدارس پاکستان کے اجلاس میں شرکت اور دینی مدارس سے متعلقہ امور پر مشاورت کی۔

اسلام آباد: انجمن ہلال احمر پاکستان کے اجلاس میں شرکت:

۱۷ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ مطابق ۷ فروری ۲۰۱۵ء بروز ہفتہ حضرت مہتمم صاحب زید مجدہم نے چیئرمین انجمن ہلال احمر پاکستان ڈاکٹر سعید الٰہی کی دعوت پر اسلام آباد میں اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان وانجمن ہلال احمر پاکستان کی طرف سے صحت، خون کا عطیہ، ابتدائی طبی امداد کی تربیت کے موضوع پر منعقدہ اجلاس میں شرکت کی۔

بنگلہ دیش کا دوروزہ دورہ:

۱۸ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ مطابق ۸ فروری ۲۰۱۵ء بروز اتوار حضرت مہتمم صاحب زید مجدہم مولانا قاضی عبدالرشید صاحب مدظلہ (ناظم وفاق المدارس العربیہ پاکستان صوبہ پنجاب) کے ہمراہ الامارات ائیر لائنز کے ذریعہ کراچی سے براستہ دبئی، ڈھاکہ (بنگلہ دیش) کے لیے روانہ ہوئے۔

ڈھاکہ انٹرنیشنل ائیر پورٹ پر شاندار استقبال:

اسی روز ڈھاکہ انٹرنیشنل ائیر پورٹ پہنچنے پر مولانا بختیار حسین صاحب مدظلہ (فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان) نے علمائے کرام کے ایک بہت بڑے وفد کے ہمراہ استقبال کیا، ائیر پورٹ سے دار العلوم دیوبند کے فاضل، جامعہ اقراء ڈھاکہ کے مہتمم مولانا فرید الدین مسعود صاحب مدظلہ کی رہائش گاہ پہنچے اور مولانا فرید الدین مسعود صاحب سے مختلف امور پر تفصیلی گفتگو فرمائی۔

جامعہ ''اقراء'' ڈھاکہ میں خطاب:

۱۹ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ مطابق ۹ فروری ۲۰۱۵ء بروز سوموار حضرت مہتمم صاحب زید مجدہم نے مولانا محمد معروف صاحب کی فرمائش پر جامعہ اقراء ڈھاکہ میں ''پہلی وحی کی روشنی میں حصولِ علم کی اہمیت'' کے موضوع پر جامع خطاب کیا۔

اسی روز مدرسہ اشرفیہ ڈھاکہ میں تعلیم قرآن کریم کی ضرورت واہمیت پر تفصیلی خطاب کیا۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

اسی روز مدرسۃ العربیہ ڈھاکہ میں طلبہ کو بخاری شریف کا درس دیا اور سند حدیث سے نوازا، مدرسۃ الرحمٰن العربیہ جامعہ خیر المدارس ملتان کے فاضل مولانا بختیار حسین صاحب مدظلہ جو کہ ماہنامہ الخیر کے ناظم مولانا فیاض احمد عثمانی کے دورۂ حدیث کے ساتھی ہیں) نے قائم کیا ہے، درس حدیث کی تقریب میں مدرسین علمائے کرام اور معززین علاقہ کی بہت بڑی تعداد نے شرکت کی۔

اسی روز مولانا انیس الرحمٰن صاحب مدظلہ کی دعوت پر مدرسہ باب السلام کا دورہ کیا اور طلبہ وعلماء کرام سے مختصر خطاب کیا۔

ڈھاکہ سے سلہٹ روانگی اور مولانا مودود مدنی سے ملاقات:

اسی روز بنگلہ دیش کے دالحکومت ڈھاکہ سے بذریعہ جہاز سلہٹ روانگی ہوئی، سہلٹ ائیر پورٹ پر مولانا رضاء الکریم صاحب مدظلہ نے علماء کرام کے ہمراہ استقبال کیا، طلبہ کی بھی بڑی تعداد وہاں موجود تھی، جنہوں نے پھول پیش کیے، سلہٹ میں بھی مولانا سید اسعد مدنی ؒ کے صاحبزادے حضرت مولانا مودود مدنی صاحب سے ملاقات کی۔

مدرسہ حسینیہ اسلامیہ سلہٹ میں درس حدیث:

اسی روز مولانا رضاء الکریم صاحب کی دعوت پر مدرسہ حسینیہ اسلامیہ کا دورہ کیا، طلبہ کو صحیح بخاری شریف کا درس دے کر سند حدیث کی اجازت دی۔

اسی روز بعد نماز عشاء سلہٹ میں منعقدہ دوروزہ عالمی کانفرنس میں ''رضائے الٰہی کن اعمال سے حاصل ہوتی ہے'' کے عنوان پر تفصیلی خطاب فرمایا، اس کانفرنس میں بنگلہ دیشی عوام وخواص ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے، حاضرین نے حضرت مہتمم صاحب کا بیان پوری ذمجمعی، توجہ اور دلچسپی کے ساتھ سنا۔

سلہٹ سے ڈھاکہ واپسی اور علمائے کرام سے ملاقاتیں:

۲۰ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ مطابق ۱۰ فروری ۲۰۱۵ء بروز منگل حضرت مہتمم صاحب زید مجدہم عالمی کانفرنس میں خطاب کے بعد سلہٹ سے واپس ڈھاکہ پہنچے اور مرکز الاسلامیہ ڈھاکہ میں مولانا شاہ ابرار الحق ؒ کے خلیفہ مولانا مفتی عبد الرحمٰن صاحب سے ملاقات کی، اسی طرح مولانا نور حسین قاسمی صاحب کی دعوت پر ان کے مدرسہ میں بھی تشریف لے گئے اور وہاں شیخ الحدیث مولانا عبید اللہ الفاروق، مولانا اختر زمان صاحب سے بھی ملاقات کی۔

مجلس عاملہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے اجلاس میں شرکت:

۲۱ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ مطابق ۱۱ فروری ۲۰۱۵ء بروز بدھ حضرت مہتمم صاحب زید مجدہم نے جامعہ دارالعلوم کراچی میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں شرکت کی اجلاس میں ملک کی موجودہ صورتحال، مساجد ومدارس اور مذہبی حلقے کو درپیش مختلف مسائل پر غور کیا گیا اور طالبات کے لیے

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

سالہ نصاب، طلبہ کے لیے درجہ عالیہ سال اول (خامسہ) کے نصاب پر مشاورت کی گئی۔

جامعۃ الخیر لاہور میں اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے اجلاس میں شرکت:

۲۶ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ مطابق ۱۶ فروری ۲۰۱۵ء بروز سوموار حضرت مہتمم صاحب زید مجدہم نے جامعۃ الخیر جوہر ٹاؤن لاہور میں اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کی طرف سے منعقدہ اجلاس میں شرکت کی، اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان اور حکومت کے درمیان جاری مذاکرات کا جائزہ لیا اور دینی مدارس سے متعلقہ امور پر مشاورت کی۔

قومی تحفظ ناموس رسالت ﷺ کانفرنس لاہور میں شرکت:

۲۷ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ مطابق ۱۷ فروری ۲۰۱۵ء بروز منگل حضرت مہتمم صاحب زید مجدہم نے امیر جماعت اسلامی پاکستان میاں سراج الحق صاحب کی دعوت پر منصورہ لاہور میں قومی تحفظ ناموس رسالت ﷺ کانفرنس میں شرکت کی اور کہا کہ توہین رسالت کا معاملہ دہشت گردی سے کئی درجے اہم اور خطرناک ہے، حکمران اس کو سنجیدگی سے لیں اور عالمی عدالت میں اس کے خلاف مؤثر آواز اٹھائیں۔

وزارت مذہبی امور پاکستان کے اجلاس میں شرکت:

۲۸ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ مطابق ۱۸ فروری ۲۰۱۵ء بروز بدھ حضرت مہتمم صاحب زید مجدہم نے وزارت مذہبی امور سیکرٹریٹ اسلام آباد میں وزارت مذہبی امور، وزارت داخلہ، وزارت تعلیم کی طرف سے منعقدہ اجلاس میں قائدین اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے ہمراہ شرکت کی اور مختلف سرکاری اداروں کی طرف سے الگ الگ انکوائری کے چکر میں مدارس کو ہراساں کرنے کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا صرف متعلقہ رجسٹریشن اتھارٹی مدارس سے معلومات حاصل کریں۔

چیف سیکرٹری پنجاب سے لاہور میں ملاقات:

۲۹ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ مطابق ۱۹ فروری ۲۰۱۵ء بروز جمعرات حضرت مہتمم صاحب زید مجدہم نے چیف سیکرٹری پنجاب سے لاہور میں ملاقات کی، دینی اداروں پر بلا جواز چھاپوں اور علمائے کرام کی بلا وجہ گرفتاریوں کا شکوہ کیا اور کہا کہ ہمارے وفاقی حکومت سے مذاکرات جاری ہیں، ان کا نتیجہ نکلنے تک مدارس میں کوائف نامے وغیرہ تقسیم نہ کیے جائیں، چیف سیکرٹری نے یقین دلایا کہ وہ تمام شکایات کا ازالہ کریں گے

آئی جی پنجاب اور ہوم سیکرٹری سے لاہور میں ملاقات:

۳۰ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۰ فروری ۲۰۱۵ء بروز جمعۃ المبارک حضرت مہتمم صاحب زید مجدہم نے لاہور میں آئی جی پنجاب اور ہوم سیکرٹری سے ملاقات کی اور اکیسویں ترمیم کی آڑ میں مدارس کو تنگ کرنے، علماء کرام کی بلا جواز گرفتاریوں اور بے بنیاد مقدمات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے علمائے کرام، خطباء، ائمہ

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

مساجد کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کے ازالہ کا مطالبہ کیا، آئی جی پنجاب اور ہوم سیکرٹری نے یقین دہانی کرائی کہ وہ ان معاملات کو ذاتی دلچسپی سے دیکھیں گے اور بلا جواز کارروائی کرنے والے سرکاری اہلکاروں کے خلاف سخت ایکشن لیں گے۔

ماہانہ درس قرآن کریم میں شرکت:

۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۲ فروری ۲۰۱۵ء بروز اتوار حضرت مہتمم صاحب زید مجدہم نے جامعۃ الخیر جوہر ٹاؤن لاہور میں درس قرآن کی تقریب میں شرکت کی اور قرآن کریم کا درس دیا۔

جامعہ اشرفیہ لاہور میں اجلاس کی صدارت:

اسی روز جامعہ اشرفیہ لاہور میں علماء کرام و مہتممین حضرات کے اجلاس کی صدارت کی، وفاق المدارس العربیہ پاکستان اور حکومت کے درمیان جاری مذاکرات کے حوالہ سے تفصیلی طور پر آگاہ کیا، دینی مدارس ومساجد کے تحفظ اور دیگر امور کے بارے میں مشاورت کی۔

شیخ الحدیث مولانا صوفی محمد سرور صاحب اور علامہ خالد محمود صاحب مدظلہما سے ملاقات:

۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۳ فروری ۲۰۱۵ء بروز سوموار حضرت مہتمم صاحب زید مجدہم نے جامعہ اشرفیہ لاہور میں شیخ الحدیث حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب اور علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب (برطانیہ) سے ملاقات اور مختلف امور پر مشاورت کی۔

پریس کلب لاہور میں پریس کانفرنس:

اسی روز مولانا طاہر محمود اشرفی، پیر سیف اللہ خالد، مولانا زاہد محمود قاسمی، مولانا عبدالرؤف فاروقی اور قاری اسد عبید کے ہمراہ پریس کلب لاہور میں کانفرنس کی اور کہا کہ دہشت گردی کی آڑ میں مدارس ومساجد کی توہین ناقابل برداشت ہے، مدارس ومساجد کا ہر ممکنہ تحفظ کیا جائے گا۔

اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے سربراہی اجلاس میں شرکت:

۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ مطابق یکم مارچ ۲۰۱۵ء بروز اتوار حضرت مہتمم صاحب زید مجدہم نے منصورہ لاہور میں اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے سربراہی اجلاس میں شرکت کی، بعدازاں کانفرنس سے خطاب میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ علمائے کرام کی گرفتاریوں کا سلسلہ فوری طور پر بند کیا جائے اور حوالات میں بند ہزاروں بے گناہ علماء کو فی الفور رہا کیا جائے۔

ناظمین شعبہ جات جامعہ خیر المدارس ملتان کے ماہانہ اجلاس کی صدارت:

۱۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ مطابق ۲ مارچ ۲۰۱۵ء بروز سوموار حضرت مہتمم صاحب زید مجدہم نے ناظمین شعبہ جات جامعہ خیر المدارس ملتان کے ماہانہ اجلاس کی صدارت کی اور شعبہ جات کی ماہانہ کارکردگی کا جائزہ لیا، مختلف تعلیمی وانتظامی امور سے متعلق ہدایات جاری فرمائیں۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

مسافرانِ آخرت

ابو عمار فیاض احمد عثمانی

⌘ جامعہ خیر المدارس کے استاذ حضرت مولانا قاری محمود احمد صاحب زید مجدہم کی صاحبزادی اور محمد جاوید کی اہلیہ محترمہ حافظہ رقیہ جاوید ۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۵ جنوری ۲۰۱۵ء بروز بدھ کراچی میں انتقال کر گئیں۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون

مرحومہ صالحہ عابدہ راشدہ خاتون اور قرآن کریم کی پختہ حافظہ تھیں، رشتۂ ازدواج سے پہلے جامعہ خیر المدارس کے زیر انتظام ''الخیر پبلک سکول ملتان'' میں شعبہ تحفیظ میں خدمات انجام دیں اور یہ زندگی والدین کی اطاعت وخدمت میں گزاری، شادی کے بعد اپنے ساس وسسر کی خدمت وفرمانبرداری حقیقی والدین کی طرح کی۔ مزاجاً خدمت گزار سلیقہ شعار اور شائستہ اخلاق تھیں، آخری دنوں میں بچے کی ولادت کے سلسلہ میں کراچی ہسپتال میں ۱۷ فروری کو ایک بیٹا جنم دیا نومولود سات دن زندہ رہ کر ۲۴ فروری ۱۴۳۶ھ کو بعد از نماز مغرب اللہ کو پیارا ہو گیا، دوسرے روز ۱۰ بجے والدہ بھی خالق حقیقی سے جاملیں اور یوں مرتبۂ شہادت پر فائز ہوئیں۔ نماز جنازہ ۶ جمادی الاولی بعد نماز عصر جامعہ خیر المدارس ملتان میں ادا کی گئی اور منظور آباد ملتان کے قبرستان میں فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی محمد عبدالستار ؒ اور استاذ الحفاظ حافظ عبدالرحیم ؒ کی قبور مبارکہ کے پاس تدفین کی گئی۔ مرحومہ نے سوگواروں میں رفیق حیات محمد جاوید، والدین اور اعزہ واقارب کے علاوہ ایک دوسالہ بیٹا بھی چھوڑا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی کفالت فرمائیں اور والدہ کے لیے صدقہ جاریہ بنائیں۔ (محمد زاہد)

⌘ ماہنامہ الخیر کے قاری برادر محترم جناب حافظ محمد بلال اشرف صاحب (سندر، لاہور) کے والد ماجد، جامعہ اشرفیہ لاہور کے سابق استاذ اور مجلس صیانۃ المسلمین کے ناظم عمومی مولانا عبدالدیان سلیمی ۲۸ فروری اور یکم مارچ کی درمیانی شب طبیعت کے ناساز ہونے پر مقامی ہسپتال میں داخل ہوئے اور بوقت تہجد روح پرواز کر گئی، مرحوم ۲۷ فروری کو عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے لیے حرمین شریفین کے سفر کے لیے تیار تھے کہ طبیعت خراب ہوئی اور اپنے آخری سفر، سفر آخرت پر روانہ ہو گئے۔ تقریباً ۴۵ برس تک امامت کے فرائض انجام دیئے، نماز جنازہ جامعہ اشرفیہ لاہور کے مہتمم حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب مدظلہ نے پڑھائی، نماز جنازہ میں اکابر علماء کرام، مقامی علماء کرام، حفاظ، قراء کے علاوہ عوام الناس کی کثیر تعداد نے شرکت کی، اللہ پاک مرحوم کے درجات بلند فرمائیں اور تمام ورثاء کو صبر جمیل واجر جزیل عطا فرمائیں۔

⌘ جامعہ کے فضلاء مولانا محمد معاویہ صاحب اور مولانا محمد زبیر صاحب کے والد ماجد بزرگوار راؤ غلام محمد صاحب ۸۳ برس کی عمر میں (بستی پرہار، کوٹ ادو، ضلع مظفر گڑھ) انتقال کر گئے ہیں، پسماندگان میں ۹ بیٹے اور ۲ بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں، نماز جنازہ جامعہ مظاہر العلوم کوٹ ادو کے مہتمم حضرت مولانا مفتی عبدالجلیل صاحب زید مجدہم نے پڑھائی، مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ؒ نے جب سیاسی جماعتوں کے اتحاد بنایا تو مرحوم کو تحصیل کوٹ ادو کا صدر منتخب کیا گیا، آپ کے ایک نڈر، حق گو اور مجاہد وسرگرم کارکن تھے، تحصیل بھر میں مرحوم کو ایک قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

⌘ جامعہ کے فاضل اور ناظم کتب خانہ مولانا محمد عمر فاروق صاحب کے ماموں مہر احمد بخش سیال گزشتہ ماہ ٹریفک حادثہ میں انتقال کر گئے ہیں۔نماز جنازہ دینی درس گاہ خانگڑھ کے صدر مدرس مولانا عبدالرشید بلال صاحب مدظلہ نے پڑھائی،مرحوم کی عمر ۴۰ سال تھی،پسماندگان میں بیوہ اور دو بیٹے چھوڑے ہیں۔

⌘ جامعہ سے محبت کرنے والے ہمارے دوست جناب ڈاکٹر محمد جمال صاحب (منظور آباد ملتان) بھی طویل علالت کے بعد ۲۳ جمادی الاولی ۱۴۳۶ھ بروز اتوار انتقال کر گئے ہیں۔نماز جنازہ بعد نماز عصر جامعہ خیر المدارس میں ادا کی گئی،مرحوم کی تمام اولاد صوم وصلوۃ کے پابند ہیں۔

⌘ ماہنامہ الخیر کے قاری،قاری عبدالوہاب (مہتمم مدرسہ عزیز الرحیم ملتان) کی خوشدامن صاحبہ ۲۸ فروری ۲۰۱۵ء بروز ہفتہ کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد انتقال کر گئی ہیں۔مرحومہ نیک،بزرگ،با اخلاق،صوم وصلوۃ کی پابند خاتون تھیں۔

⌘ گزشتہ ماہ جامعہ سے محبت رکھنے والے اور معاون محترم حاجی خلیل احمد تھہیم وحاجی رؤف احمد تھہیم (ٹھل نجیب تحصیل کبیروالا) کی والدہ محترمہ انتقال کر گئی ہیں۔نماز جنازہ حضرت مولانا منظور احمد صاحب نے پڑھائی، جامعہ خیر المدارس کے ناظم مولانا عبدالمنان صاحب ودیگر اساتذہ کرام نے بھی شرکت کی۔

⌘ جامعہ کے فاضل مولانا محمد عبداللہ سیال انتقال کر گئے ہیں۔مرحوم ایک عرصہ تک جامع مسجد ابراہیمی (شاہ رکن عالم کالونی ملتان) میں امام بھی رہے،انتہائی سادہ،نیک،مخلص اور محنتی ساتھی تھے،کچھ عرصہ بلڈ کینسر میں مبتلا رہنے کے بعد گذشتہ دنوں انتقال کر گئے ہیں،نماز جنازہ میں جامعہ کے استاذ اور ناظم تعلیمات مولانا شمشاد احمد صاحب،مولانا عبدالمنان صاحب (ناظم جامعہ)،قاری امیر الدین صاحب اور دیگر اساتذہ نے شرکت کی۔

⌘ ماہنامہ الخیر بائنڈر محمد ایوب صاحب کے بڑے بھائی محمد سعید کے صاحبزادے محمد ندیم ٹریفک حاثہ میں انتقال کر گئے ہیں،مرحوم کی عمر ۱۷ سال تھی۔

اللہ تعالیٰ تمام مسافرانِ آخرت کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں اور تمام ورثاء اور پسماندگان کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائیں۔قارئین الخیر سے بھی دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

دعائے صحت کی درخواست

جامعہ خیر المدارس کے فاضل مولوی رحیم اللہ انوار کے چچا حضرت مولانا قاری علی محمد (ناڑی خوشاب) جو کہ حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری ؒ کے مرید اور حضرت مولانا احمد علی لاہوری ؒ کے شاگرد ہیں، صاحب فراش ہیں۔

جامعہ دار العلوم رحیمیہ پیر کالونی ملتان کے استاذ الحدیث مولانا محمد سلیم صاحب گردوں کے عارضہ میں بہت زیادہ علیل اور صاحب فراش ہیں۔قارئین الخیر سے دعائے صحت کی درخواست ہے۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

not found.

٣٩

found.

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

٥٠

not found.

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

٥١

not found.

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

not found.

۵۲

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

٥٣

not found.

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

not found.

۵۴

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

۵۵

not found.

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

not found.

٥٦

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com